١

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

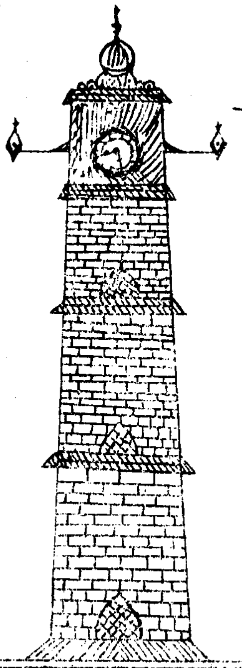
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

قادیان دار الامان

اللّٰہم نوّرہ وکوکبہ الکوکب الدرّی



چھگو پیم باتو گرائی چہادر قادیان ہبنی

دو اہبنی شفا ہبنی غرض دار الامان ہبنی

نمبر ۱۵	۲۵ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ عیسوی	جلد ۷

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمان

"اعجاز التنزیل"

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر جو آپ نے کلام الٰہی کے معجزہ ہونے کے متعلق فرمائی۔ ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء کی صبح کو بوقت سیر۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالےٰ کا کلام جو اسکے برگزیدوں۔ رسولوں پر نازل ہوتا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ عظیم الشان اعجاز اپنے اندر رکھتا ہے اور کوئی شخص تنہا یا دوسروں کی مدد سے اسکی مثل لانے پر قادر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کی صرف ہمت کر دیتا ہے اور اس طرح پر اسکا معجزہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وہ بار بار مخالفوں کو اسکی مثال لانیکی دعوت اور تحدی کرتا ہے لیکن کوئی اسکے مقابلہ کے لئے نہیں اٹھ سکتا۔ قرآن شریف جو اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ کامل معجزہ ہے۔ دوسری کتابوں کی نسبت ہم نہیں دیکھتے کہ ایسی تحدی کی گئی ہو۔ جیسی قرآن شریف نے کی ہے اگرچہ ہم اپنے تجربہ اور قرآن شریف کے معجزہ کی بنا پر یہ ایمان لاتے ہیں کہ خدا کا کلام ہر حال میں معجزہ ہوتا ہے لیکن قرآن شریف کا اعجاز جس کمالیت اور جامعیت کے ساتھ معجزہ ہے۔ دوسرے کو ہم اس رنگ میں پیش نہیں کر سکتے کیونکہ بہت سی وجوہ اور صورتیں اسکے معجزہ ہونے کی ہیں۔ اور کوئی شخص اس کی مثال بنانے پر قادر نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ کلام الٰہی معجزہ نہیں ہو سکتا وہ بڑے ہی گستاخ اور دلیر ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے اور دیکھتے کہ خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق بے مثل اور لا نظیر ہے پھر اسکے کلام کی نظیر کیسے ہو سکتی ہے؟ ساری دنیا کے مدبر اور صناع ملکر اگر ایک تنکا بنانا چاہیں تو بنا نہیں سکتے پھر خدا کے کلام کا مقابلہ وہ کیسے کر سکتے ہیں؟

محض کلام کے اشتراک یا الفاظ کے اشتراک کی بنا پر یہ کہدینا کہ کوئی معجزہ نہیں نری حماقت اور اپنی موٹی عقل کا ثبوت دینا ہے۔ کیونکہ ان اعلےٰ مدارج اور کمالات پر ہر شخص اطلاع نہیں پا سکتا۔ جو باریک بین نگاہ دیکھ سکتی ہے۔

میرا یہ مذہب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خالص کلام لعل کی طرح چمکتی ہے۔ لیکن با ایں ہمہ قرآن شریف آپ کی خالص کلام سے بالکل الگ اور ممتاز نظر آتا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے۔؟

ہر ایک چیز کے مراتب ہوتے ہیں مثلاً کپڑا ہے۔ تو کھدر۔ ململ۔ اور خاصہ۔ لٹھہ۔ محض کپڑا ہونے کی حیثیت سے تو کپڑا ہی ہیں اور اس لحاظ سے کہ وہ سفید ہیں بظاہر ایک مساوات رکھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ریشم بھی سفید ہوتا ہے۔ لیکن کیا ہر آدمی نہیں جانتا کہ ان سب میں جدا جدا مراتب ہیں۔ اور انمیں فرق پایا جاتا ہے۔ ؎

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

پس جس طرح پر ہم سب اشیاء میں ایک امتیاز اور فرق دیکھتے ہیں اسی طرح کلام میں بھی مراتب اور مراتب ہوتے ہیں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام جو دوسرے انسانوں کے کلام سے بالاتر اور عظمت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک پہلو سے اعجازی حد و درجہ تک پہونچتا ہے لیکن خدا تعالےٰ کے کلام کے برابر وہ بھی نہیں تو پھر اور کوئی کلام کیونکر اس سے مقابلہ کر سکتا ہے۔؟

یہ تو موٹی اور بدیہی بات ہے کہ جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ قرآن شریف معجزہ ہے لیکن اس کے سوا اور بھی بہت سے وجوہ اعجاز ہیں۔ خدا تعالےٰ کا کلام اسقدر خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ جو پہلی کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں۔ اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔

کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصل یہ ہے کہ جسقدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلےٰ سے اعلےٰ درجے کا تھا۔ جس سے بڑھکر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آیندہ ہوگا۔ اس لیے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلےٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہانتک کوئی دوسرا کلام نہیں پہونچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپ پر ختم ہو چکے تھے - اور آپ انتہائی نقطہ پر پہونچے ہوئے تھے - اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے - آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری - جسقدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہونچی ہوئی ہے -

یعنے کیا باعتبار فصاحت و بلاغت کیا باعتبار ترتیب مضامین کیا باعتبار تعلیم کیا باعتبار کمالات تعلیم کیا باعتبار ثمرات تعلیم غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے - اور اسکا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی یعنے جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو - خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد خواہ بلحاظ تعلیم خواہ بلحاظ پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں - غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے - گو ملاں میری مخالفت کی وجہ سے اس امر کو قبول نہ کریں لیکن اس سے قرآن شریف کے اعجاز میں کوئی فرق نہیں آ سکتا + یہ لوگ جوش تعصب میں بعض وقت یہانتک اندھے ہو جاتے ہیں کہ ادب کے کل طریقوں کو پس پشت ڈالدیتے ہیں او دانہ کے مباحثہ میں لہٗ ظہرٌ و بطن میں نے پیش کیا تو مولوی محمد حسین صاحب کو جوش آ گیا اور راوی کی مخالفت شروع کر دی - کیا خدا کے کلام سے محبت اور ارادت کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے تھا - یاد رکھو الطریقۃ کلہ ادب اگر اسکو درست نہ سمجھتا تھا تو قرآن شریف کی محبت کی وجہ سے اسقدر مخالفت بھی تو جایز نہ تھی -

الغرض قرآن شریف ایک کامل اور زندہ اعجاز ہے اور کلام کا معجزہ ایسا معجزہ ہوتا ہے کہ کبھی اور کسی زمانہ میں وہ پرانا نہیں ہو سکتا اور نہ فنا کا ہاتھ اسپر چل سکتا ہے - حضرت موسے علیہ السلام کے معجزات کا اگر آج نشان دیکھنا چاہیں تو کہاں ہے ؟ کیا یہودیوں کے پاس وہ عصا رہے ؟ اور اس میں کوئی قدرت اس وقت بھی سانپ بننے کی موجود ہے - وغیرہ وغیرہ - غرض جسقدر معجزات کل نبیوں سے صادر ہوئے - انکے ساتھ ہی ان معجزات کا بھی خاتمہ ہو گیا - مگر ہمارے **نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم** کے معجزات ایسے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور **زندہ** موجود ہیں + ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی

زندہ نبی

ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپ کو عطا ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملی + آپ کی تعلیم اسلیئے **زندہ تعلیم** ہے کہ اسکے **ثمرات** اور برکات اسوقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے - دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اسوقت ایسی نہیں ہے جسپر عمل کرنے والا یہ دعوے کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے حصہ دیا گیا ہے اور میں ایک **آیت اللہ** ہو گیا ہوں -

لیکن

ہم خدا تعالے کے فضل و کرم **قرآن شریف** کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں چنانچہ **خدا تعالے نے اس سلسلہ کو اسی لئے قایم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے** - چنانچہ صدہا نشان اسوقت تک ظاہر ہو چکے ہیں اور ہر قوم اور مذہب کے سرگروہوں کو ہم نے دعوت کی ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں آ کر اپنی صداقت کا نشان دکہائیں مگر ایک بھی ایسا نہیں کہ جسنے اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی نمونہ عملی طور پر دکہلایا ہو +

ہم خدا تعالے کے کلام کو کامل اعجاز مانتے ہیں اور ہمارا یقین اور دعوے ہے کہ کوئی دوسری کتاب اسکے مقابل نہیں ہے - میں علے وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کا کوئی امر پیش کریں وہ اپنی جگہ پر ایک **نشان** اور **معجزہ** ہے -

مثلاً تعلیم ہی کو دیکھیں تو وہ عظیم الشان معجزہ نظر آتی ہے اور فی الواقع معجزہ ہے - ایسے حکیمانہ نظام اور فطری تقاضوں کے موافق واقع ہوئی ہے کہ دوسری تعلیم اسکے ساتھ ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتی - قرآن شریف کی تعلیم پہلی ساری تعلیموں کی متمم اور مکمل ہے - اسوقت صرف ایک پہلو تعلیم کا دکہا کر میں ثابت کرتا ہوں کہ قرآن شریف کی تعلیم اعلے درجہ پر واقع ہوئی ہے اور معجزہ ہے مثلاً توریت کی تعلیم (حالات موجودہ کے لحاظ سے گہویا ضروریات وقت کے موافق) کا سارا زور قصاص اور بدلہ پر ہے .... جیسے آنکھ کے بدلہ آنکھ اور دانت کے بدلہ دانت اور بالمقابل انجیل کی تعلیم کا سارا زور عفو - صبر اور درگذر پر تھا اور یہانتک اس میں تاکید کی کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی اس کی طرف پھیر دو کوئی ایک کوس بیگار لے جاوے تو دو کوس چلے جاؤ - کرتہ مانگے تو جبہ بھی دیدو -

اسی طرح پر ہر باب میں توریت اور انجیل کی تعلیم میں یہ بات نظر آئے گی کہ توریت افراط کا پہلو لیتی ہے اور انجیل تفریط کا - مگر قرآن شریف ہر موقع اور محل پر حکمت اور وسط کی تعلیم دیتا ہے - جہاں دیکھو جس بارہ میں قرآن کی تعلیم پر نگاہ کرو تو معلوم ہو گا کہ وہ محل اور موقع کا سبق دیتا ہے - اگرچہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ نفس تعلیم سب کا ایک ہی ہے لیکن اس میں کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ توریت اور انجیل میں سے ہر ایک کتاب نے ایک ایک پہلو پر زور دیا ہے - مگر فطرت انسانی کے تقاضے کے موافق صرف قرآن شریف نے تعلیم دی ہے + یہ کہنا کہ توریت کی تعلیم افراط کے مقام پر ہے اس لئے وہ خدا کی طرف سے نہیں یہ صحیح نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ اس وقت کی ضرورتوں کے لحاظ سے ایسی تعلیم کی ضرورت تھی - اور چونکہ توریت یا انجیل قانون مختص المقام کی طرح تھیں - اس لئے ان تعلیموں میں دوسرے پہلوؤں کو ملحوظ نہیں رکھا گیا - لیکن قرآن شریف چونکہ تمام دنیا اور تمام نوع انسان کے واسطے تھا - اس لئے اس تعلیم کو ایسے مقام پر رکھا جو فطرت انسانی کے صحیح تقاضوں کے موافق تھی - اور یہی حکمت ہے کیونکہ حکمت کے معنے ہیں وضع الشئ فی محلہ یعنے کسی چیز کو اسکے اپنے محل پر رکھنا پس یہ حکمت قرآن شریف نے ہی سکہائی ہے -

توریت جیسا کہ بیان کیا ہے ایک بیجا سختی پر زور دے رہی تھی اور انتقامی قوت کو بڑہا رہی تھی - اور انجیل بالمقابل بیہودہ عفو پر زور مارتی تھی قرآن شریف نے ان دونوں کو چھوڑ کر حقیقی تعلیم دی **جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ** یعنے بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے لیکن جو شخص معاف کر دے اور اس معاف کرنے میں اصلاح مقصود ہو اس کا اجر اسکے رب کے پاس ہے +

(باقی آیندہ)

تتمہ ڈائری ۱۷ - اپریل ۱۹۰۳ء

ہم دنیا مین دیکھتے ہین کہ ہزارون انسان ایسے ہوتے ہین کہ ان کی اصلاح ہی سزا در چشم نمائی پر منحصر ہوتی ہے - لڑکے جو استادون کے پاس تعلیم پاتے ہین ان کو بھی کچھ نہ کچھ چشم نمائی کرنی پڑتی ہے اگر وہ ہمیشہ اور ہر خطا پر عفو ہی کرتے رہین تو لڑکا خراب ہو جاتا ہے ایسی تعلیم اب یہ لوگ کرتے ہی کیون ہین انہین تو چاہیئے تھا کہ ایسے چھپاتے یہہ تو زمانہ ہی ایسا تھا کہ اس کی تعلیم کو لوگون سے پوشیدہ رکھتے اگر کوئی انجیل پوچھتا تو کہدیتے کہ انجیل فلان الماری مین بھول گئی ہے اور آج وہ [illegible] کل دین گے اور اس طرح ہر روز [illegible] کیونکہ انجیلی تعلیم موجودہ زمانہ مین اس قابل ہی [illegible] ہے کہ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھا جاوے ہم پوچھتے ہین کہ کیا کبھی کوئی ایسا شخص بھی [illegible] جس نے اس تعلیم پر عمل کر کے دکھایا ہو - کسی پادری اور عیسائی کو جب یہ بات حاصل نہین تو اور کوئی کیا کریگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود مسیح نے بھی [illegible] کی تعلیم کے موافق عمل کر کے نہین دکھایا اور [illegible] عمل ثابت نہین ہے - دوسرے یہ [illegible] اگر یہ تعلیم صحیح ہے تو چاہئے تھا [illegible] کبھی کرتے [illegible] [illegible] کہا کر دوسری بھی پھیر دیتے مگر [illegible] ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ تکلف اور تصنع [illegible] نام کسی نے اس پر عمل کر کے دکھایا [illegible] عزت رکھنے والا ہوتا + برخلاف [illegible] دیکھا گیا ہے کہ اگر ذرا سی بات بھی شیرین [illegible] ہو گئی ہے تو عدالت تک پہنچے [illegible] کوشش کرتے ہین کہ سزا دلائی جاوے -

مگر قرآن شریف اسکے مقابلے مین کیا تعلیم دیتا ہے فرماتا ہے - **جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا** **فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ** - یعنے بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے - لیکن اگر کوئی معاف کر دے اور اس عفو مین اصلاح مدنظر ہو لگاتار نہ ہو تو ایسے شخص کو خدا سے اجر ملیگا دیکھو قرآن شریف نے انجیل کی طرح ایک پہلو پر زور نہین دیا بلکہ محل اور موقعہ کے موافق عفو یا سزا کی کارروائی کرنے کا حکم دیا ہے - عفو غیر محل نہ ہو - ایسا عفو نہ ہو کہ اس کی وجہ سے کسی مجرم کو زیادہ جرأت اور دلیری بڑھ جاوے اور وہ اور بھی گناہ اور شرارت مین ترقی کرے - غرض دونون پہلوؤن کو مدنظر رکھا ہے اگر عفو سے اس کی عادت بڑھ جاتی ہے تو عفو کی تعلیم ہے اور اگر اصلاح سزا مین ہو تو سزا دینی چاہیئے اور پھر اگر قرآن شریف کی اور باقی تعلیمون کو بھی زمانہ کے ساتھ مطابق کرنا چاہین تو اور کوئی تعلیم اسکا مقابلہ نہ کر سکے گی -

دابۃ الارض | فرمایا قرآن شریف نے جو فرمایا

اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود جسکے وقت کے متعلق یہ پیشگوئی ہے اس کے دعاوی کا بہت بڑا انحصار اور دار و مدار نشانات پر ہوگا - اور خدا نے اسے بھی بہت سے نشانات عطا فرما رکھے ہونگے کیونکہ یہ جو فرمایا کہ:-

ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون یعنے اس عذاب کی وجہ یہ ہے کہ انہون نے ہمارے نشانات کی کچھ بھی پروا نہ کی اور ان کو نہ مانا - اسواسطے انکو یہ سزا ملی ہے - ان نشانات سے مراد صرف مسیح موعود کے نشانات ہین ورنہ یہ امر تو ٹھیک نہین کہ گناہ تو زید کرے اور اس کی سزا عمرو کو ملے جو اس سے تیرہ سو سال بعد آیا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اگر لوگون نے نشانات دیکھے اور ان سے انکار کیا تو اس انکار کی سزا تو ان کو اسی وقت مل گئی اور وہ تباہ اور برباد ہو گئے - اور اگر آیت سے وہی نشانات مراد ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے تھے تو اب ہزارون لاکھون مسلمان ایسے ہین کہ اگر ان سے پوچھا بھی جاوے - کہ بتاؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کون کون سے نشانات ظاہر ہوئے تو ہزارون مین سے شاید کوئی ہی ایسا نکلے جس کو اس طرح پر آپ کے نشانات کا علم ہو - ورنہ عام طور سے اب مسلمانون کو خبر تک بھی نہین کہ وہ نشانات کیا تھے اور کس طرح خدا نے آپ کی تائید مین ان کو ظاہر فرمایا - مگر کیا اس لاعلمی سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ لوگ سارے کے سارے ان نشانات سے منکر ہین اور ان کو وہ نہین مانتے حالانکہ وہ مومن بھی ہین - اگر ان کو علم ہو تو وہ مانے بیٹھے ہین ان کو کوئی انکار نہین - ان لوگون کے متعلق تو ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانات ماننے کا لفظ لا سکتے ہی نہین کیونکہ انہون نے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی نبوت کے تفاصیل سمیت مان لیا ہوا ہے - وہ انکار کیسے کر سکتے ہین - اور دیگر مذاہب کے لوگون پر وہ نشانات اب حجت نہین کیونکہ انہون نے وہ دیکھے نہین ہین جنہون نے دیکھ کر انکار کیا تھا وہ ہلاک ہو چکے موجودہ زمانے کے لوگون نے آپ کے نشانات دیکھے ہی نہین - تو وہ اس انکار کی وجہ سے ہلاک کیسے ہو سکتے ہین ؟

پس معلوم ہوا کہ ان نشانات سے مراد مسیح موعود ہی کے نشانات ہین جن کے انکار کی وجہ سے عذاب کی تنبیہ ہے اور خدا کا غضب ہے - ان لوگون کے لئے جنہون نے مسیح موعود کے نشانات سے انکار کیا ہے اور یہ خدائی فیصلہ ہے جس کو رد نہین کر سکتا -

یہ نص صریح ہے اس بات پر کہ طاعون مسیح موعود کے انکار کی وجہ سے آئی ہے -

النصح

از میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

رد کبھی اے دوستو حکم قضا ہوتا نہین
کون کہتا ہے کہ لکھا جا چکا ہوتا نہین
حق نے جو وعدہ کیا وہ کیا وفا ہوتا نہین
نکلے جو مومن کے منہ سے وہ بھی کیا ہوتا نہین

کیون سمجھتے ہو اسے تم عبد مومن کا کلام
جبکہ دعوے صاف ہے اسکو کہ ہو حق کا پیام
قدرت حق مین کبھی کبھی دخل انسانی نہین
کام جو انسان کرے وہ کار رحمانی نہین

جو کہ ہو طاقت سے انسان کے وہ لاثانی نہین
گفتہ حق وہ ہے جس کا کوئی بھی ثانی نہین
حق کا کہنا اور ہے بندہ کا کہنا اور ہے
اور اس کا طور ہے اور اور اسکا نور ہے

گفتہ انسان جو ہے وہ پُر خطا ہووے تو ہو
اس مین ممکن ہے اگر ثابت ریا ہووے تو ہو
آدمی کی یونہی اک منہ کی ہوا ہووے تو ہو
جھوٹ کی اس مین اگر کوئی ادا ہووے تو ہو

عبد مومن کا مگر ہو ملہم جبکہ جس کو خطاب
بات وہ کہدیگا جو وہ بات ہوگی لاجواب
اس مین جو ہوتی ہے ہیبت اس مین وہ ہیبت کہاں
اس مین جو ہوتی ہے شوکت اسمین وہ شوکت کہاں

اسمین جو ہوتی ہے قدرت اسمین وہ قدرت کہان
اسمین جو ہوتی ہے جرأت اسمین وہ جرأت کہان
یون کھڑا دعوے سے ہو کر کوئی کہہ سکتا نہین
بوجھ ہے بھاری اسے ہر کوئی سہہ سکتا نہین

عبد مومن کی زبان اپنی زبان ہوتی نہین
اس کی اپنی کوئی قوت درمیان ہوتی نہین
بات جو کہدے وہ ہرگز بے نشان ہوتی نہین
ہو کے رہتی ہے وہ یونہی رائگان ہوتی نہین

وہ بھی حق کے ساتھ ہے اور حق ہی اسکے ساتھ ہے
آستین مین اس کی پوشیدہ خدا کا ہاتھ ہے

(باقی آئندہ)

حضرت اقدس کی پرانی اور اچھوتی تحریریں

معجزہ ہمارے نزدیک معجزہ اسے کہتے ہیں جسکے ساتھ اس شخص کے صدق کے اظہار کا قصد کیا جاوے جس نے نبوت کا دعوے کیا ہو-اور اس کے لئے کئی شرطیں ہیں-

اول- یہ شرط ہے کہ چاہیئے معجزہ فعل اللہ ہو یعنے ثابت ہو جاوے کہ یہ اللہ تعالے کا فعل ہے- خلق اللہ کا فعل نہیں ہے-

دوم- شرط دوسری یہ ہے کہ خارق العادت ہو کیونکہ طلوع الشمس اور شگوفہ ربیع کو معجزہ نہیں کہیں گے +

سوم- تیسری شرط یہ ہے کہ اسکا معارضہ نہ ہو سکے- کیونکہ معنے اعجاز کے یہی ہیں-

چہارم- چوتھی شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت کے ہاتھ سے ظاہر ہو- کیونکہ معجزہ اس واسطے ہے کہ اسکا نبوت اس سے تصدیق کیا جاوے-

پانچویں- شرط یہ ہے کہ موافق دعوے کے ہو- مثلاً کوئی کہے کہ میں جانور زندہ کرتا ہوں اور پہاڑ کو ہلا دے یہ موافق دعوے کے نہیں ہے

چھٹی شرط یہ ہے کہ معجزہ تکذیب نہ کرے مثلاً کسی نے کہا کہ میں جانور کو بلاتا ہوں- پس جانور بولے اور کہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے-

سوال

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کس طرح سمجھا جاوے کہ معجزہ صدق دعوے پر پختہ دلیل ہے- اسکا جواب یہ ہے کہ اصل غرض معجزہ کی یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ شخص خدا تعالے کی طرف سے ہے اور خدا تعالے اپنے کاموں سے شناخت کیا جاتا ہے اور نبی سے ایسے کام ظہور میں آتے ہیں کہ بجز خدا تعالے کے اور کوئی نہیں کر سکتا- جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ خدا تعالے کا کام ہے- اور جسکے ہاتھ پر اس کی تصدیق کے لئے یہ فعل ظاہر ہوتے ہیں- وہ خدا تعالے کا نبی کہلاتا ہے-

اور خدا تعالے کے کام دنیا میں تین قسم کے ہیں یا ایسے کام ہیں جو اللہ تعالے کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور یا وہ کام ہیں کہ اس کی رحمت اور فضل پر دال ہیں اور فرق ربوبیت اور رحمت میں یہ ہے کہ ربوبیت عام ہے- اور رحمت خاص کیونکہ جب خدا نے ہر ایک کو عدم سے پیدا کر کے برگزیدہ کیا اور اسکے لئے سب سامان مقرر کر دیا تا وہ پرورش پاوے- تو یہ ربوبیت ہے اور جب خدا نے ہلاکت سے بچا کر غذا دیکے عوض نعمت عطا کی تو یہ رحمت ہے اور سارا جہان اس کی رحمت سے زندہ ہے کیونکہ کوئی متنفس اسکے آگے بے گناہ نہیں ٹھہر سکتا الا ماشاء اللہ-

اور تیسرا کام پروردگار کا یہ ہے کہ وہ مالک جزا اور سزا کا ہے اور یہ تیسری صفت بوجہ اکمل ہر دو صفت سابق کو بھی پورا کرتی ہے +

اب جاننا چاہیئے کہ جس طور کا نبی ہوتا ہے اکثر اور زیادہ تر اسی طرز کے اس سے معجزہ ظہور میں آتے ہیں- اس لئے موسے علیہ الصلوۃ والسلام سے وہ معجزات ہوئے جن میں یہ مطلب تہا- کہ تا بنی اسرائیل کو فرعون کے ہاتھ سے خلاص کر کے اپنی تربیت خاص سے ان کو پرورش کرے-اور حقیقت میں وہ سب معجزہ جو موسے علیہ السلام نے فرعون کے سامنے دکہائے سب اس قسم کے تھے جن سے اصلی مطلب یہ تھا کہ خدا اسطرح زور آور ہاتھ سے جنگ کر کے اور قوی نشان دکہا کر اپنے بندوں کو دشمنوں کے ہاتھ سے خلاصی دیتا ہے- سو اس میں کمال تربیت اس کی پائی جاتی ہے- بعد اسکے پتھروں سے پانی آسمان سے روٹی کا عطا ہونا اسی لئے تھا کہ وہ معلوم کریں کہ خدا ان کا مربی اور تربیت کرنے والا ہے- غرض خدا تعالے نے ابتدا سے آخیر تک بنی اسرائیل سے ایسے کام لئے- کہ جن سے ارباب فطنت کو یقین کلی آ گیا ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کی بڑی تربیت کی- بعد اسکے حضرت عیسے علیہ السلام ظہور میں آئے ان سے ایسے معجزات صادر ہوئے جن سے خدا کی رحمت ثابت ہوتی ہے- اور انکے ہی حق میں اس لئے وارد ہوا کہ رحمت ابنی اسرائیل- یعنے یہ نبی بنی اسرائیل کے لئے رحمت ہے اس سے یہ غرض تھی کہ بنی اسرائیل خدا کی تربیتوں پر ایمان لا کر دل سے اس کی طرف متوجہ ہوں مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا- اسلئے آپکے معجزات و خوارق اسی قدر قوت میں بڑہے ہوئے ہیں جس قدر آپ کی تبلیغ اور دعوت کا دائرہ وسیع ہے-

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

اور مکتوبات

"توضیح بغرض تصحیح"

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں حضرت حکیم الامت کے ارشادات کے عنوان کے تحت میں آپکا یہ ارشاد قرآن کریم کی بعض مشکل آیات کے حل کے متعلق شایع ہوا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت حکیم الامت کے ایک استفسار پر قرآن شریف کی بعض آیات مشکلہ کے حل کے لئے فرمایا کہ اگر اس آیت کو لکھکر مٹھی میں رکھ کر سو جاوے تو اللہ تعالے اسے حل کر دیتا ہے"

اسپر بعض احباب کو تعجب ہوا- اور انہوں نے حضرت حکیم الامت سے سوال کیا ہے کہ پھر کیا قرآن کریم کے سمجھنے اور حل کرنے کے لئے تقوے کی ضرورت نہیں لا یمسہ الا المطہرون صحیح نہیں وغیرہ وغیرہ + یہ شبہ ہے جو اس تحریر سے ناشی ہوا ہے- اس لئے ہم اس امر کی توضیح بغرض تصحیح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں +

الحکم میں حضرت حکیم الامت کے ارشادات کے تحت میں کئی مرتبہ قرآن شریف کے حل مطالب کے بہت سے قاعدے جو انہوں نے تجربہ کئے ہیں درج کئے ہیں- جن کے اعادہ اور تکرار کی یہاں ضرورت نہیں + ہم کو صرف اس جگہ اسی شبہ کے متعلق کچھ لکھنا ہے +

قرآن شریف کے مطالب و مقاصد پر اطلاع پانا تقوے کو چاہتا ہے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ قرآن شریف نے خود فرمایا ہے- اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اغراض میں جو یعلمہم الکتب فرمایا ہے تو یہ بھی تزکیہ کے بعد یعنے اول کام یتلوا علیہم آیاتہ دوسرا کام یزکیہم- تیسرا یعلمہم الکتب- اس سے معلوم ہوا کہ تقوے اور تزکیہ نفس پہلی شرط ہے- پھر قرآن شریف کے حل معانی کے لئے شرط ہے مجاہدہ- والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم انکی پر اپنی راہیں کہولدیتے ہیں- غرض قرآن شریف کے سیکھنے کیلئے تزکیہ تقوے اللہ اور مجاہدہ ضروری ہے- اب یہ بات کہ قرآن شریف کی آیت لکھکر مٹھی میں رکھکر سونے سے اسکا مطلب حل ہو جاتا ہے کیا ان امور سے منافی اور متناقض ہے اور کوئی ایسا آدمی جو متقی نہ ہو محض اسی صورت سے قرآن شریف سیکھ سکتا ہے- ؟

ایسا سوال کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ کیا کوئی فاسق- فاجر- قرآن شریف کے مطالب کے سمجھنے کے لئے کوشش کرے گا؟ قرآن شریف کے سمجھنے کا شوق اور محبت تو اسی کے دل میں پیدا ہوگی- جو متقی ہو اور مجاہدہ کرنیوالا ہو + سگ را بہ مسجد چہ کار فاسق کو قرآن شریف سے کیا تعلق اور محبت ؟

بس جو شخص متقی اور پاکباز ہوگا وہی سعی کریگا کہ اسپر قرآن شریف کے اہم امور کہل جائیں اور یہ طریق کہ کاغذ پر آیت لکھکے مٹھی میں لیکر سو جائیں یہ کوئی شعبدہ نہیں ہے- بلکہ یہ ایک فطرتی اصل ہے

جو انسان کے اندر موجود ہے اس سے صرف توجہ کا اسطرف مبذول کرنا مقصود ہے۔ جو شخص سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے قرآن شریف کا دھیان رکھیگا وہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے نیچے کام کرتا ہے اسلئے اللہ تعالےٰ اپر کشف حقایق کر دیتا ہے۔

مختصر یہ کہ یہ ترکیب یا عمل مجاہدہ اور سعی فی الدین کے ماتحت ہے اور یہ مجاہدہ بجائے خود منحصر ہے تقوے پر پس اس سے ہرگز دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ فاسق فاجر بھی فایز المرام ہوسکتا ہو؟ ہرگز نہیں اسے کبھی راہ نہین مل سکتی۔ (ایڈیٹر)

"مکتوبات حکیم الامت"

ذیل مین جو خط آپ کا درج کیا جاتا ہے اس خط مین مسئلہ ولایت کی تحقیقات کی گئی ہے اور اسکے آخری حصہ مین آپکی قرآن شریف سے محبت اور عشق کا ثبوت ملتا ہے اور حفظ قرآن کے زمانہ کا پتہ لگتا ہے + بالفعل ہم کو ان خطوط اور ارشادات کے اندراج سے ان منتشر امور کو یکجا جمع کرنا ہے اگر اللہ تعالےٰ نے ہمین توفیق دی تو ہم ان امور کو سوانح کی صورت مین پیش کریںگا ارادہ رکھتے ہیں اسوقت ان کی ترتیب پڑھنے والون کے لئے امید کیجاتی ہے۔ انشاء اللہ العزیز بہت دلچسپ ہوگی + ہم اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہین کہ ان کے پاس کوئی خط حضرت حکیم الامت کا ہو وہ ہمارے پاس بھیجدین تاکہ دوسرے لوگون کو بھی اس سے فایدہ پہونچے (ایڈیٹر)

پیارے۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔

ولایت دو قسم ہے ایک ولایت تربیت حضانت (دودھ پلانا لڑکین مین رکھنا) دوسرے ولایت مال اور نکاح کی تربیت اور پلنے مین عورت ولی ہر تذویج اور نکاح میں عورت کو ولایت نہین۔ باپ ہی ولی ہے اگر موجود ہو اگر نہ ہو تو دادا چچے لڑکی کے اور بھائی غرض لڑکی کے باپ والی۔ عورت کسی طرح ولایت نکاح نہین رکھتی۔ عورت نے اگر نکاح کر دیا تو باپ اعتراض کر سکتا ہے۔ ہان خود لڑکی اگر بالغ ہو اعتراض کر سکتی ہے محدثین کے مذہب میں باپ کا نکاح کیا ہوا لڑکی کی عدم رضا مین ٹوٹ سکتا ہے الا لڑکی بھی بدون مرضی باپ کے نکاح نہین کر سکتی۔ غرض عورت کسی صورت مین ولی نہین۔ مہر کے بدلے لڑکی کبھی نہین ہو سکتی۔ یہ ہبہ ناجایز ہے۔

پیارے۔ عزیز خدا خدا ہے اور رسول رسول مدینہ طیبہ رزقنا اللہ اقامتنا و جوارہا۔ بڑی پاک جگہ ہے۔ الا مدینہ کا جانا رکن حج نہین کسی مذہب والے نے نہین لکھا۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ ظاہر ہے۔ محدث لوگون کی کتابین موجود ہین شیخصاحب عنایت فرما کا فرمانا خلاف تحقیق ہے صرف خیالی امر ہے اور خیال بھی صرف شیخصاحب کا۔ حج کے احکام ضروری قرآن شریف مین موجود ہین۔ وہان مدینہ جانے کا ذکر بھی نہین۔ بلکہ سچ پوچھو تو کوئی دلیل نہین جس سے کسی حالت مین بھی مدینہ طیبہ کا جانا فرض نکلتا ہو ہان ہجرت کے واسطے اسوقت جب دین صرف حجاز مین رہجاوے گا۔ ایک وقت مدینہ طیبہ جانے کا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ الا وہ صرف حجاز کا لفظ ہے جس مین مکہ معظمہ مدینہ طیبہ دونوں مین سے جس مین چاہین رہ سکتے ہین۔ فرضیت مدینہ طیبہ جانے کی دلیل قرآن شریف سے حدیث صحیح سے عقل سے۔ اجماع سے شیخصاحب کو لانی چاہیئے اگر نکلے ہم ان کے ممنون ہوکر ایک دفعہ ضرور بالغرض فرض اور اس رکن کے بہ نیت فرض سفر کرینگے اور ثواب شیخصاحب کو حاصل ہوگا۔

خاکسار نورالدین عفا اللہ عنہ

پیارو کبھی کبھی دو تین حروف سے یاد فرمایا کیجئے راقم کو آپ کے کرم نامے سے نہایت فرحت ملا کرتی ہے خصوصاً جب آپ مسایل شرعیہ مین کچھ لکھتے ہین پیارو آپ نے اپنے دلی دوست کے حق مین کبھی دعا بھی فرمائی۔ دعا کا محتاج ہون۔ مبارک ہو راقم نے قرآن شریف کے تیرہ سیپارے یاد کر لئے دیکھو دین جی کیسا بڑا کام مین نے پیری مین کر لیا۔ بڑا عالی ہمت ہون۔ یہ عدیم الفرصتی یہ قرآن کا یاد کرنا وما توفیقی الا باللہ اب دعا کرو قرآن شریف ختم ہو جاوے۔ پیارو دعا کرو۔ دعا کرو۔ دعا کرو۔

رفع الزام

ہمارے نہین نہین حق کے مخالفون کی عجیب حالت ہے۔ کہ جب کوئی اور بات انہین نہین ملتی تو جھوٹی اور بے اصل خبرین اڑانے کی کوشش کرتے ہین۔ ایک مرتبہ حضرت حکیم الامت کے متعلق مشہور کیا کہ آپنے معاذ اللہ حضرت حجت اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اسپر ہمارے ایک محترم بھائی سید سرور شاہ صاحب نے حضرت حکیم الامت سے اسکے متعلق استفسار کیا اسکے جواب میں آپنے جو کچھ لکھا اسے، ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ (ایڈیٹر)

یہ خط سید سرور شاہ صاحب کے اس خط کا جواب جبکہ سید صاحب نے مخالفین سے یہ سنا تھا کہ مولوی نورالدین مرزا سے منکر ہوگیا ہے استفسار کیا تھا۔

ومن اظلم ممن افترے علے اللہ کذباً او کذب بایاتہ۔

نورالدین نے تو مرزا کی آیات دیکھ لئے کہ وہ منجانب اللہ ہے۔ پس اگر وہ ان آیات اللہ کا مکذب ہے تو اسے ظالم تر کون ہے۔ مگر وہ بحمد اللہ ظالم نہین اور اسی اعتقاد پر ہے۔

(نورالدین)

ایک سائل کے جواب مین

السلام علیکم۔

۱ - اذا قاتل احدکم فلیتجنب الوجہ۔ ان اللہ خلق آدم علے صورتہ۔ ہ ضمیر صورتہ کے اس احد کیطرف جاتی ہے۔ جو قاتل کا مفعول ہے

۲ - نفخ فی الشراب کی ممانعت تو مجھے وہی معلوم ہوتی ہے کہ پینے والا پیتے وقت پانی کے اندر سانس نکالے۔ یہ منع ہے۔ نہ دم کرنا۔

۳ - یہ تعظیمین جو ہمارے ملک مین مروج ہین بالکل عجم کا دستور ہے۔ عرب خصوصاً زمانہ صحابہ مین انکا رواج نہ تھا۔ گاہے ماہے جس کو ملین اسے معانقہ کے لئے یا اور ضرورت کے لئے اٹھنا ثابت ہے اور بس۔

۴ - علماء متقدمین کو برا کہنا بہت ہی برا ہے۔ سباب المومن فسق صحیح۔ ۔ ۔ ہے۔ قرآن کریم مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

والذین جاءو من بعدھم یقولون ربنا

ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا

بالایمان۔ اور گالی تو بتون کو اور ان کو بھی جائز نہین جن کی لوگ پرستش کرتے ہین۔

۵ - فاتحہ خلف الامام اور رفع سبابہ سنت صحیحہ سے ثابت ہے۔ اسپر اگر کوئی نعوذ باللہ کفر یا اضلال کا فتوے دے تو احمق ہے۔ اور ایسے لوگون پر کیا حکم کیا جاوے۔ یہ اسوقت کہا جاتا ہو جب اس ملک مین اسلام کا حکم ہو۔

۷ - تخالف اسلامیون مین جائز نہین۔ مگر کیا کیا جاوے۔ جب اسلام کی حکومت نہین اور کوئی اختلاف کو مٹانیوالا نہین۔ خود بیت اللہ مین چار مصلے موجود ہین۔ اور جگہ کون مٹا سکتا ہو۔

۸ - لوطی اور لواطت کرنے والا قتل کا مستحق ہے۔ اگر حکومت اسلام ہوا اور مرتکب لواطت ضرور کافر ہے

ابلیس ... ہے کان من الجن قرآن مین موجود ہے۔

۱۰- ملائکہ کس چیز سے بنے مجھے معلوم نہین اور نہ اسکی بہت ضرورت ہے۔

۱۰- سماع موتے احادیث سے ثابت ہے۔

۱۱- قبرستان کی تعظیم۔ رسول اکرم۔ نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر و انصار سے ثابت نہین۔

۱۲- اہل دہ اگر کچھہ لوگون کو نکالدین توان کو جمعہ پڑھنا تو ضرور ہے۔ اگر مسجد مین کوئی نہ جانے دے تو کیا کرین لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ ممکن ہو جمعہ پڑھ لین۔

۱۳- المومنون لایموتون۔ مجھے یاد نہین کہ کوئی حدیث ہو یہ تو موضوع معلوم ہوتی ہے۔

۱۴- من فی القبور سے کفار مراد ہین۔

۱۵- مومن جب مرجاتا ہے اس کی روح کو جسم سے ضرور تعلق رہتا ہے۔

۱۶- قرآن مجید کو زیر زانو رکھہ بیٹھنا جائز نہین۔ یہ نور۔ ہدے۔ رحمت کلام الہی ہے بڑے شعائر اللہ سے ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب قرآن سے ثابت ہے۔ فصل الخطاب فی مسئلہ فاتحہ الکتاب اب میرے پاس نہین رہی۔ مسایل کا مختصر جواب مین نے عرض کردیا ہے اگر مفصل معہ دلایل مطلوب ہوگا۔ تو پھر۔ مگر مین جانتا ہو کہ مسایل صاف ہین اور یہ جواب ایک متقی مومن کو بس ہے۔

والسلام ۔ لہ نورالدین) ۲۳- مئی سنہ ۱۸۹۶ء از قادیان

صبح کی سیر

۷-اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

صحابہ کی فضیلت | فرمایا لاتلہیہم تجارتہم ولا بیع عن ذکر اللہ یہ ایک ہی آیت صحابہ کے حق مین کافی ہے کہ انہون نے بڑی بڑی تبدیلیان کی تھین اور انگریز بھی اس کے معترف ہین ان کی کہین نظیر ملنا مشکل ہے۔ بادیہ نشین لوگ اور اتنی بہادری اور جرأت تعجب آتا ہے۔

طاعون کے علاج کے متعلق ذکر آنے پر فرمایا مجھے سمجھہ نہین آتا کہ طاعون کا کوئی قطعی علاج ہو۔ اس کے زور کے وقت اور اس بیماری مین مبتلا شدید کو اگر کوئی دوائی فائدہ کرے تب تو مان لین جب زہریلے مواد نہایت تیزی سے پیدا ہورہے ہون اس وقت کسی دوائی کا عمل دکھلانا تو یہی اسکا ثبوت محض اللہ تعالے ہی ہے۔

تفہیم توحید | اب خدا کیطرف سے امید ہے کہ وہ دن قریب ہین کہ ہمارا غلبہ ہوجاوے کیونکہ آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ لوگ توحید کیطرف رجوع کرتے جاتے ہین۔ عیسائیون نے مسیح کی خدائی پر اب اتنا زور دینا چھوڑ دیا ہے ہنود مین آریہ توحید کیطرف مائل ہورہے ہین۔ پس یہ ایک ہوا چل پڑی ہے۔ جب ان سب لوگون نے اپنے اصول چھوڑ دیئے ہین توان کی تو خودکشی ہورہی ہے۔

جیسے چھہ مہینے کے بعد کھیتی کی حالت کچھہ اور ہی ہوجاتی ہے۔ اسی طرح ان لوگون کے عقائد مین بین فرق نظر آتا جاتا ہے۔

ایک اکیلے آدمی کا کام ہرگز نہین کہ کسر صلیب کرسکے مگر ہان جب خدا کا ارادہ اسکے ساتھہ ہو۔ تو ہر ملایک اس کی امداد مین کام کرتے ہین۔

نزول مامور | جب مامور۔ مامور ہوکر آتا ہے تو بے شمار فرشتے اسکے ساتھہ نازل ہوتے ہین اور دلون مین اسکی طرح نیک اور پاک خیالات کو پیدا کرتے ہین (جیسے اس سے پہلے شیاطین برے خیالات پیدا کیا کرتے ہین۔) اور یہہ سب مامور کیطرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ اسی کے آنے سے یہ تحریکین پیدا ہوتی ہین۔ اسی طرح فرمایا

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر۔ الآیۃ

خدا تعالے نے مقدر کیا ہوا ہوتا ہے۔ کہ مامور کے زمانہ مین ملایک نازل ہون۔ کیا یہہ کام بغیر امداد الہی کہین ہوسکتا ہے۔ کیا یہ سمجھہ مین آسکتا ہے کہ ایک شخص خودبخود اٹھے اور کسر صلیب کرڈالے۔ نہین۔ ہان اگر خدا اسے اٹھاوے تو وہ سب کچھہ کرسکتا ہے۔

یہ کسر صلیب اعزازاً اور اکراماً مسیح موعود کیطرف منسوب کیجاتی ہے ورنہ کرتا تو سب کچھہ خدا ہے۔ یہ باتین عین وقت پر واقع ہوئی ہین قرآن سے بہ تصریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ یہی یہی ہے جسکا نام خدا نے رکہا ہے۔ ستۃ ایام چھٹے دن کے آخری حصہ مین آدم کا پیدا ہونا ضروری تھا۔ براہین مین اسی کیطرف اشارہ ہے۔

اردت ان استخلف فخلقت آدم

پھر فرمایا ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔

آج سے پہلے جو ہزار برس گذرا ہے وہ باعتبار بداخلاقیون اور بداعمالیون کے تاریکی کا زمانہ تھا۔ کیونکہ وہ فسق و فجور کا زمانہ تھا اسی لئے آنحضرت نے خیر القرون قرنی کہکر تین سو برس کو مستثنیٰ کردیا ہے۔ باقی ایکہزار ہی رہ جاتا ہے۔ ورنہ اسکے بغیر احادیث کی مطابقت ہو ہی نہین سکتی۔ اور اس طرح ہر پہلی کل کتابون سے بھی مطابقت ہوجاتی ہے اور وہ بات بھی پوری ہوتی ہے کہ ہزار سال تک شیطان کھلا رہیگا۔ یہ بات بھی کیسی پوری ہوتی ہے۔ اور انگریز بھی اسی واسطے شور مچاتے ہین کہ یہی زمانہ ہے جسمین ہمارے مسیح کو دوبارہ آنا چاہیئے۔ یہ مسئلہ ایسا مطابق آیا ہے کہ کوئی مذہب اس سے انکار کر ہی نہین سکتا۔ یہ ایک علمی نشان ہے جس سے کوئی گریز نہین ہوسکتا۔

ایک بھائی کے خواب بیان کرنے پر فرمایا۔ کہ یہ خواب ایک عجیب بات پر ختم ہوا ہے۔ .... شیطان انسان کو طرح طرح کے تمثیلات سے دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ مگر معلوم ہوا کہ تمہارا نتیجہ بہت اچھا ہے۔ کیونکہ اس رؤیا کا اختتام اچھی جگہ پر واقع ہوا ہے۔ ایسا اکثر ہوا کرتا ہے چنانچہ ایک اولیاء اللہ کا تذکرہ لکھا ہے۔ کہ جب انکا انتقال ہوا توان کا آخری کلمہ یہ تھا کہ ابھی نہین ابھی نہین۔ ایک ان کا مرید یہ کلمہ سنکر سخت متعجب ہوا اور رات دن رو روکر دعائین مانگنے لگا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ ایک دن خواب مین ان سے ملاقات ہوگئی۔ دریافت کیا کہ یہ آخری لفظ کیا تھا اور آپ نے کیون کہا تھا۔ جواب دیا کہ شیطان چونکہ موت کے وقت ہر ایک انسان پر حملہ کرتا ہے کہ اس کا نور ایمان آخیر وقت پر چھین لے اس لئے حسب معمول وہ میرے پاس بھی آیا اور مجھے مرتد کرنا چاہا۔ اور مین نے جب اسکا کوئی وار چلنے نہین دیا تو مجھے کہنے لگا کہ تو میرے ہاتھہ سے بچ نکلا اس لئے مین نے کہا کہ ابھی نہین ابھی نہین یعنے جب تک مین مر نہ جاؤن مجھے تجھ سے اطمینان حاصل نہین۔

پھر فرمایا آج رات مجھے بھی خواب آیا ہے سنہ معلوم اسکے اصل مفہوم کیا ہین یعنے اسکے لفظون سے اجتہادی معنے نکالے ہین جیسا کہ مین کسی راستہ پر چلا جاتا ہون گھر کے لوگ بھی ساتھہ ہین اور مبارک احمد کو مین نے گود مین لیا ہوا ہے۔ بعض جگہ نشیب و فراز بھی آجاتا ہے جیسے کہ دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے۔ مگر آسانی سے اتر چڑھ جاتا ہون اور مبارک اسی طرح میری گود مین ہے۔ ارادہ ہے کہ ایک مسجد مین جانا ہے جاتے جاتے ایک گھر مین جا داخل ہوئے ہین گویا وہ گھر ہی مسجد موعود ہے جس کی طرف ہم جارہے ہین۔ اندر جاکر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ وہان بیٹھی ہے اسکے کپڑے بھگوے رنگ کے ہین مگر بہت خوشنما ہین جب اندر گئے ہین تو گھر والون نے کہا ہے کہ یہ حسن کی ہمشیرہ ہے اور یہین خواب ختم ہوگئی۔

اسلام مین عورتون کیحالت

نمبر دوم

رومتہ الکبرے کی عظیم الشان اور مغربی عیسائیت کی عروس سلطنت مین ہم دیکھتے ہین کہ پادریون کے ادنے سے اشارہ پر شاہراہون پر بھیڑ بکری کیطرح ہزارہا عورتین ذبح کیجاتی تھین اور ان ستمگارون کو ان کی تکالیف پر کوئی رحم نہین آتا تہا۔ باوجودیکہ ایکگال پر طمانچہ کہاکر دوسری پھیر دینے کی تعلیم اس قوم کو دی گئی تھی لیکن ان بھیڑون کے لباس مین ظاہر ہونے والے بھیڑیون کو اس ضعیف مخلوق پر جابرانہ حکومت کرنے کا بہت بڑا شوق تھا۔ پادریون کے جسقدر فتوے عورتون کے خلاف جاری ہوتے تھے ان کی تعمیل فی الفور کی جاتی تھی۔ اسوقت غلامون سے بھی بڑھکر عورتون سے سلوک کیا جاتا تہا۔ اگر رومتہ الکبرے کی تاریخ اٹھاکر دیکھین یا اس کی گلیون مین ہمارا گذر ہو تو اس ضعیف مخلوق کے خون کی نالیان بہتی ہوئی نظر آئین گی اور تاریخ کے اوراق خون عورت سے رنگے ہوئے دکہائی دینگے + اس سے ہم اس نتیجہ پر پہونچین گے کہ ایسی حالت اور صورت مین جبکہ عیسائیت کا پورا عمل ردخل وہان تھا۔ عورت کی یہ عزت و حرمت تہی تو معلوم ہوا کہ عیسائیت عورت ذات کے حقوق قایم کرنے مین بالکل پیچھے رہی ہے یا اگر کوئی حقوق عورت کے قایم کئے بھی گئے ہین تو یہ مذہب اسقدر قوت اور اثر اپنے اندر نہین رکھتا جو ان پر عملدرآمد کرا سکے کیونکہ مذہب کے پورے کمال کے دنون مین اسکے ماننے والے بلکہ نمونہ دکھانے والون کی یہ حالت ہے جس جس قدر آپ غور کرتے جائین گے اسیقدر یہ داستان خون سے رنگین نظر آئے گی +

دنیا کی پیدایش سے لیکر اب تک بجز زمانہ اسلام کے کبھی اس کمزور ہستی پر کوئی وقت ایسا آیا ہی نہین کہ مذہبی حیثیت اور قانون کے موافق اس کی عزت کی گئی ہو۔

پھر اس ام الدنیا کی ایک اور دردانگیز داستان ہے جسکا سننا بھی کسی نرم دل آدمی کا کام نہین جادو کے الزام مین اس مظلوم مخلوق پر بہت ستم توڑے گئے اور ڈائن کے خیال اور وہم سے خدا کی یہ عاجز مخلوق یورپ اور ایشیا مین زندہ جلا دی گئی۔ بڑی بے دردی اور بے رحمی سے ان کو تھوتھے تیرون سے اڑایا گیا۔ اسی پر بس نہین کیگئی بلکہ حاملہ عورتون کے پیٹ چاک کرکے ان کے بچون بچون کو نکالا گیا ہے اور مرد ہوکر بھی ان کے دل پر چوٹ نہین لگی اور رحم نہین آیا + جسقدر خرابیان نام مل سکتے تھے عورت کے لئے تجویز کئے گئے۔ مگر اسپر بھی وہ جوش جو اس مخلوق پر بے رحمی اور بے دردی کا پیدا ہو رہا تھا فرو نہین ہوا۔

نہین معلوم اس مخلوق نے مردون کا کیا بگاڑا تھا کہ معصوم اور شیرخوار لڑکیون کی چیخین آسمان پر پہونچی ہوئی ہین اور بے دردی اور بیمہری کے ساتھ ان کو زندہ درگور کیا گیا۔ سننے والے کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے اور آنکھون سے آنسو بہ نکلتے ہین۔ لیکن وہ کیسا پتھر کا کلیجہ رکھنے والے تھے۔ کہ جنہون نے والدین ہوکر اس عاجز مخلوق کو تہ خاک کر دیا۔ اور ان کی اتاتات کی آواز پر کوئی رحم کا نشان ظاہر نہ کیا + جن مظالم کو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کا بھی زہرہ گداز ہوجاتا ہے۔ اسلام سے پہلے وہ ان پر روا رکھے جاتے تھے وحشی و ناخدا شناس قوم خود ساختہ بے حس و حرکت بدن بھدے معبودون کے قدم ایک عرصہ دراز تک اس درماندہ مخلوق کے خون سے تر رہے ہین + انکو لاکر ان کی قربانگاہو پر ذبح کیا گیا۔ اور اس کو باعث نجات سمجھا گیا ہے۔ خانقاہون اور گرجون کے تہ خانے اور مندرون کی کوٹھڑیان ان بے گناہون کی لاشون سے مدتون سڑتی رہی ہین۔ ایک راہب یا پادری کے معمولی اشارہ پر ہزارون بے گناہ عورتون کا مارا جانا ایک معمولی بات تھی۔ اور یہ دراز ریش جبہ پوش جو خانقاہون مین پڑے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے ان کے لئے فرشتہ موت ثابت ہوتے تھے + صدیون تک یہ خدا کی مخلوق نہایت ہی ذلیل اور شرمناک حالت مین رکھی گئی ایسی حالت جو نہ آنکھون سے دیکھی جاوے اور نہ کانون سے سنی جاوے + جاؤ دنیا کی تاریخ پڑھو اور دیکھو کہ رومتہ الکبرے مین ان پر کیا گذری۔ قسطنطنیہ مین کیا بیتی۔ ہندوستان مین ان سے کیا سلوک ہوا؟ ایران مین ان پر کیا گذری اور کیا کیا ظلم ان پر روا رکھے گئے اور سب سے بڑھکر یورپ مین ان پر کیا کیا ستم توڑے گئے + عیسائیون کی خانقاہون اور گرجون نے ہندوؤن کے مندرون اور شوالون نے آتش پرستون کے آتش کدون نے یہ سب مظالم کچھ ہین۔ اور وہ ان شرمناک اور خونی مناظر کے گواہ ہین +

اگر یہان تک ہی صبر کیا جاتا تو خیر تھی دردویش بر جان درویش جسمانی مظالم اور مصائب ہی پر انتہا ہوجاتی مگر ان ستم رسیدون کی اخلاقی اور روحانی حالت کا بھی ساتھ ہی خون کیا جاتا تھا۔ ایران مین مزدک مذہب نے زوجہ اور مان بہن مین کوئی تمیز ہی رہنے نہ دی تھی اور شاکت مت والون سے بھی آگے بڑھ گئے تھے ہندوستان مین بھی خطرناک حالت ہو رہی تھی یہان تک کہ ایک ہی عورت سارے بھائیونسے تعلق پیدا کر سکتی تھی اور اسکو کوئی اخلاقی اور شرعی گناہ نہ سمجھا جاتا تھا۔ اب تک بھی اس رسم کا بقیہ اکثر مقامات پر موجود ہے۔

ہمکو حیرت اور تعجب ہوتا ہے کہ دنیا مین بڑے بڑے عظیم الشان اور مشہور لوگ گذرے ہین جن مین ریفارمر اور مصلح اور مختلف ادیان اور اقوام کے ہادی بھی تھے لیکن ان کی ہدایتون اور تعلیم کو جب مطالعہ کیا جاتا ہے تو ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کسی نے ان بیچاریون کی دردناک حالت پر بجز خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی نے توجہ نہین کی۔ اس مین کوئی شک نہین کہ ان کی ہدایتون اور تعلیمون مین ہم بہت ہی عمدہ باتین پاتے ہین جو اخلاقی طور پر کارگر اور مفید ہوسکتی ہین لیکن کوئی ہمین بتائے کہ عورتون کے متعلق ان کی ہدایتون مین کیا پایا جاتا ہے؟ ہندوؤن کو ویدون پر ناز ہے لیکن کوئی ہمین بتائے کہ ویدون کے مصنفون نے اس مخلوق کے لئے کیا گیا ہے۔؟ بودھ نے اپنی تعلیم مین عورتون کو کیا فایدہ پہونچایا۔ عیسائی مذہب نے عورتون کے کونسے حقوق برقرار رکھے۔؟ ان ساری باتون کا جواب ہمین افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ "کچھ بھی نہین" دینا پڑے گا۔

یہ حیرت اور تعجب اور بھی بڑھ جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ مشرق اور مغرب مین سب جگہ عورت کے معاملہ مین قریبًا یکسان ہی خیالات اور حالات پائے جاتے ہین اور جس چیز سے دنیا و نیا بنی ہے۔ اس کے احترام اور عزت مین لاپروائی سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کے جائز حقوق بھی اس کو دینے سے مضایقہ کیا جاتا ہے۔ اور حتے الوسع کوشش کی گئی ہے کہ اس کو برباد کیا جاوے اور پاؤن کے نیچے کچلا جاوے + اور اس کو محض ایک مردہ عضو کیطرح اخلاقی پہلو معطل چھوڑا جاتا ہے بنی نوع انسان کے ہر ایک سامان ترقی کے لئے اسکی معیت ننگ و عار خیال کیجاتی ہے یورپ جیسے مہذب ملک مین بھی جہان اس لطیف جنس کے اعلی مہذب ہونیکا دعوے کیا جاتا ہے وہان بھی اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو اس ضعیف مخلوق - (فیر سیکس) کا وہی مایوسی بخش نظارہ نظر آتا ہے سوائے انسانی جذبات کے لحاظ سے جیلہ ...ہ ہمدم قرار دینگے اور کونسی اخلاقی تعلیم عورتونکو دیجاتی ہے اور کونسے حقوق اسکے لیئے ریزرو رکھے جاتے ہین کچھ بھی نہین جو کچھ اسلام اور ہادی اسلام نے عالم نسوان کیلئے فوائد و منافع رکھے ہین وہ شاید ہی کسی موجودہ مذہب نے ذاتون

مقرب کامل

گزشتہ اشاعت سے آگے

اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام نے آنحضرت کی جلالیت و عظمت کا اقرار کرکے زبور پینتالیس مین یون بیان کیا ہے (۲) تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہے تیری لبون مین نعمت بتائی گئی ہے اسی لئے خدا نے تجھکو ابدتک مبارک کیا (۳) اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حائل کرکے اپنی ران پر لٹکا۔ (۴) امانت اور حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبالمندی سے سوار ہوکہ تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائیگا (۵) بادشاہ کے دلون مین تیرے تیر تیزی کرتے ہین لوگ تیرے سامنے گرجاتے ہین (۶) اے خدا تیرا تخت ابدالآباد (یہ فقرہ اسی مقام جمع سے ہے جو قرآن شریف مین کئی مقام مین آنحضرتؐ کے حق مین بولا گیا ہے) تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے (۷) تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی اسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبون سے زیادہ تجھے معطر کیا۔ بادشاہون کی بیٹیان تیری عزت والی عورتون مین ہین۔

اسی طرح حضرت یسعیا نبی نے آنحضرت کی جلالیت و عظمت و مظہر تام الوہیت ہونے کے بارہ مین اپنے صحیفہ کے باب بیالیس مین بطور پیشگوئی وحی پاکر یون بیان کیا ہے دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالون گا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکھی وہ قومون پر راستی ظاہر کرے گا۔ وہ نہ گھٹے گا اور نہ تھکے گا۔ جبتک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔ بیابان اور اس کی بستیان کیدار (یعنے عرب کے آباد دیہات جس سے مکہ معظمہ وغیرہ مراد ہین) اپنی آواز بلند کرین خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ (خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت ہین کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت اور درجہ سوم قرب پر ہین جیسا کہ کئی دفعہ ہم بیان کرچکے ہین) وہ اپنے تئین اپنے دشمنون پر قوی دکھلائے گا۔ قدیم سے مین خاموش رہا ہون اور ستایا اور آپ کو روکے رہا پر اب مین اس عورت کی طرح جو دردزہ مین ہو چلاؤنگا مین پہاڑ اور ٹیلون کو ویران کر ڈالونگا۔ اور اندھون کو اس راہ سے جسے وے نہین جانتے لیجاؤنگا۔

ایسا ہی یوحنا نبی نے آنحضرت صلعم کی جلالیت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے بطور پیشگوئی گواہی دی جو انجیل متی باب سوم مین اس طرح پر درج ہے (۱۱) مین تو تمہین توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے مجھسے قوی تر ہے کہ مین اس کی جوتیان اٹھانیکے لایق نہین وہ تمہین روح قدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا اس پیشگوئی پر محض نادانی کی راہ سے عیسائی لوگ خصوصیت کرتے ہین کہ یہ حضرت مسیح کے حق مین ہے مگر یہ دعوے سراسر باطل و بے بنیاد ہے اول تو حضرت مسیح حضرت یوحنا کے ہمعصر تھے نہ کہ بعد مین آنیوالے یا بعد مین ابنیت کا منصب پانیوالے ماسوا اسکے ہر ایک شخص آزما سکتا ہے کہ دائمی طور پر سچے طالبون کو روح قدس اور آتش محبت سے بپتسمہ دینے والا آسمان کے نیچے صرف ایک ہی ہے یعنے جناب سیدنا و مولانا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم جسکے جلال تام کا حضرت مسیح اپنی پیشگوئیون مین آپ اقرار کرتے ہین اور اسی روح کے بپتسما کیطرف اللہ تعالے نے قرآن شریف مین اشارہ بھی فرمایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وایدہم بروح منہ یعنے خدا نے تعالے مومنون کو روح قدس سے تائید کرتا ہے اور پھر فرماتا ہے صبغۃ اللہ

ومن احسن من اللہ صبغۃ یعنے یہ خدا کا بپتسمہ ہے اور کون سا بپتسما اس سے بڑھ کر خوبصورت ہے۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جو قوم روح القدس سے کسی وقت تائید دی گئی ہے وہ اب بھی دیجاتی ہے کیونکہ اب بھی وہی خدا ہے جو پہلے تھا اور قوم بھی وہی ہے جو پہلے تھی سو اگر حضرات عیسائیون کو اس بات مین کچھ شک ہو کہ اس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت ؐ ہین حضرت مسیح نہین ہین تو نہایت صاف اور سہل طریق فیصلہ کر نیکا یہ ہے کہ چالیس دن تک کوئی ایسے پادری صاحب جو اپنی قوم مین نہایت بزرگ اور روح قدس بپتسمہ پانے کے لایق خیال کئے جاتے ہین اور ان کی بزرگواری اور خدا رسیدہ ہونے پر اکثر عیسائیون کو اتفاق ہو وہ اس امر کی آزمائش و مقابلہ کے لئے کہ روح قدس کی تائیدات سے کونسی قوم عیسائیون اور مسلمانون مین سے فیضیاب ہے کم سے کم چالیس دن تک اس عاجز کی رفاقت اور مصاحبت اختیار کرین پھر اگر کسی کرشمہ روح القدس کے دکھلانے مین وہ غالب آجائین تو ہم اقرار کرینگے کہ یہہ پیشگوئی حضرت مسیح کے حق مین ہے اور نہ صرف اقرار بلکہ اسکو چند اخبارون مین چھپوا بھی دینگے لیکن اگر ہم غالب آگئے تو پادری صاحب کو بھی ایسا ہی اقرار کرنا پڑیگا اور اخبارون مین چھپوا بھی دینا ہوگا کہ وہ پیشگوئی حضرت محمدؐ کے حق مین نکلی مسیح کو اس سے کچھ علاقہ نہین بلکہ اس تصفیہ کے لئے ہماری صحبت مین بھی رہنا کچھ ضروری نہین یہ عاجز عنقریب اس رسالہ کے بعد رسالہ سراج منیر کو انشاء اللہ القدیر چھپوانیوالا ہے وہ سب مضمون روح القدس کی تائید سے ہی بہم پہنچا ہے سو اب کوئی ایسا عیسائی جو قوم مین بزرگوار اور واقعی نیکبخت ہو اسکا مقابلہ کرکے دکھاوے ورنہ کون دانا ہے جو بے امتحان ان کی روح القدس کے بپتسما کا قایل ہوگا۔

چون گمانے کنم اینجا مدد روح قدس
کہ مرا در دل شان دیو نظر مے آید
این مددہا ست در اسلام چو خورشید عیان
کہ بہر عصر مسیحائے دگر مے آید

اب ہم پھر اصل کلام کیطرف رجوع کرکے کہتے ہین کہ شان جلیل و عظیم آنحضرت صلعم جو مظہر اتم الوہیت ہے جیسے تمام نبی ابتدا سے بیان کرتے آئے ہین ایسا ہی حضرت مسیح نے اس شان عالی کا اقرار کیا ہے۔ یہ اقرار جابجا انجیلون مین موجود ہے بلکہ اسی اقرار کے ضمن مین حضرت مسیح اقرار کرتے ہین کہ میری تعلیم ناقص ہے کیونکہ ہنوز لوگون کو کامل تعلیم کی برداشت نہین مگر وہ روح راستی جو نقصان سے خالی ہے (یعنے سیدنا حضرت محمدؐ جسکا قرآن شریف مین بھی نام حق آیا ہے) وہ کامل تعلیم لائیگا اور لوگون کو نئی باتون کی خبر دے گا انجیل برنباس مین تو صریح نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو محمدؐ ہے درج ہے اور اسکے ٹالنے کے لئے یہ ناکارہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ مسلمانون نے کسی زمانہ مین یہہ نام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کتاب برنباس مین درج کردیا ہوگا یا خود کتاب تالیف کردی ہوگی گویا مسلمان لوگ کسی رات کو اتفاق کرکے مسیحی کتب خانون مین جا گھسے اور اپنی طرف سے برنباس انجیلون مین جابجا محمدؐ نبی نام درج کردیا یا خود یونانی یا عبرانی زبانون مین اپنی طرف انجیل برنباس بناکر اور کئی ہزار نسخے اسکے لکھ کر پوشیدہ طور پر جبکہ عیسائی سوتے تھے وہ کتابین ان کے کتب خانون مین رکھ آئے لیکن ایک فاضل انگریز عیسائی جس نے کچھہ تھوڑا عرصہ ہوا قرآن شریف کا انگریزی مین ترجمہ کیا ہے اس نے اپنے دیباچہ مین اس تقریب کے بیان مین کہ انجیل برنباس مین پیشگوئی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے مین موجود ہے۔ یہ قصہ تحریر کیا ہے کہ برنباس کی انجیل پوپ پنجم کے کتب خانہ مین تھی اور ایک راہب جو اس پوپ کا دوست تھا اور مدت سے اس انجیل کی تلاش مین تھا وہ پوپ کی الماری مین جبکہ پوپ سویا ہوا تھا۔ اس انجیل کو پاکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ یہ میری وہ مراد ہے جو مدت کے بعد پوری ہوئی اور اس انجیل کو اپنے دوست پوپ کی اجازت سے لے گیا اور نام آنحضرت صلعم کا یعنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھلا کھلا انجیل مین لکھا ہوا دیکھکر مسلمان ہوگیا (باقی آیندہ)

صبح کی سیر

۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

حق و باطل فرمایا حق اپنے زور اور قوت سے چلتا اور اسکے ساتھ باطل بھی ضرور چلتا ہے لیکن باطل اپنی قوت اور طاقت سے نہیں چلتا بلکہ حق سے پرتو سے چلتا ہے کیونکہ حق چاہتا ہے کہ ساتھ ساتھ کچھ باطل بھی چلے تاکہ تمیز ہو۔ کاذبوں اور منکروں کے وجود سے بہت سی تحریکیں ہو جاتی ہیں اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دن ہی سارا مکہ امنا و صدقنا کہکر ساتھ ہو لیتا تو پھر قرآن شریف کا نزول اسی دن بند ہو جاتا اور وہ اتنی بڑی کتاب نہ ہوتی + جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا اسی قدر حق کی قوت اور رفتار تیز ہوتی ہے۔ زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے۔

ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے کہ جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور و غل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہو گئی۔ اور جہاں لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوئی۔ فتح کیلئے اول لڑائی کا ہونا ضروری ہے اگر لڑائی نہ ہو تو فتح کا وجود کہاں سے آوے۔ پس اسی طرح اگر حق کی مخالفت نہ ہو تو اس کی صداقت کس طرح کھلے۔

قصر نماز نماز کے قصر کرنے کے متعلق سوال کیا گیا کہ جو شخص یہاں آتے ہیں وہ قصر کریں یا نہ فرمایا جو شخص تین دن کے واسطے یہاں آوے اسکے واسطے قصر جایز ہے۔ میری دانست میں جس سفر میں عزم سفر ہو پھر خواہ وہ تین چار کوس ہی کا سفر کیوں نہ ہو اس میں قصر جایز ہے۔ یہ ہماری سیر سفر نہیں ہے۔ ہاں اگر امام مقیم ہو تو اسکے پیچھے پوری ہی نماز پڑھنی پڑے گی۔ حکام کا دورہ سفر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے باغ کی سیر کرتا ہے + خواہ نخواہ قصر کرنے کا تو کوئی وجود نہیں۔ اگر دوروں کی وجہ سے انسان قصر کرنے لگے تو پھر یہ دائمی قصر ہوگا جسکا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے + حکام کہاں مسافر کہلا سکتے ہیں۔ سعدی نے بھی کہا ہے + ؎

منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت

باجا اور آتشبازی نکاح پر باجا بجانے اور آتشبازی چلانے کے متعلق سوال ہوا۔ فرمایا ہمارے دین میں دین کی بنا یُسر پر ہے۔ عُسر پر نہیں۔ اور پھر **انما الاعمال بالنیات** ضروری چیز ہے۔ باجوں کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا۔ اعلان نکاح جس میں فسق و فجور نہ ہو جایز ہے بلکہ بعض صورتوں میں ضروری شے ہے کیونکہ اکثر دفعہ نکاحوں کے متعلق مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے اور پھر وراثت پر اثر پڑتا ہے اس لئے اعلان کرنا ضروری ہے۔ مگر اس میں کوئی ایسا امر نہ ہو جو فسق و فجور کا موجب ہو۔ رنڈی کا تماشا آتشبازی فسق و فجور اور اسراف ہے۔ یہ جایز نہیں۔ باجے کے ساتھ اعلان پر پوچھا گیا کہ جب برات لڑکے والوں کے گھر سے چلتی ہے۔ کیا اسی وقت سے باجا بجتا جاوے یا نکاح کے بعد فرمایا ایسے سوالات اور جزی در جزی نکالنا بیفائدہ ہے اپنی نیت کو دیکھو کہ کیا ہے اگر اپنی شان و شوکت دکھانا مقصود ہے تو فضول ہے اور اگر یہ غرض ہے کہ نکاح کا صرف اعلان ہو تو اگر گھر سے بھی باجا بجتا جاوے تو کچھ حرج نہیں ہے اسلامی جنگوں میں بھی تو باجا بجتا ہے وہ بھی ایک اعلان ہی ہوتا ہے۔

ایک اور سوال ایک زرگر کیطرف سے سوال ہوا کہ پہلے ہم زیوروں کے بنانے کی مزدوری کم لیتے تھے اور ملاوٹ ملا دیتے تھے۔ اب ملاوٹ چھوڑ دی ہے اور مزدوری زیادہ مانگتے ہیں تو بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم مزدوری وہی دیں گے جو پہلے دیتے تھے۔ تم ملاوٹ ملا لو۔ ایسا کام ہم ان کے کہنے سے کریں یا نہ کریں فرمایا کھوٹ والا کام ہرگز نہیں کرنا چاہیئے اور لوگوں کو کہدیا کرو کہ اب ہم نے توبہ کر لی ہے جو ایسا کہتے ہیں کہ کھوٹ ملا دو وہ گناہ کی رغبت دلاتے ہیں۔ پس ایسا کام ان کے کہنے پر بھی ہرگز نہ کرو۔ برکت دینے والا خدا ہے اور جب آدمی نیک نیتی کے ساتھ ایک گناہ سے بچتا ہے تو خدا ضرور برکت دیتا ہے۔

پھر سوال ہوا کہ ملا لوگ مردہ کے پاس کھڑے ہو کر اسقاط کرتے ہیں کیا اسکا کوئی طریق جایز ہے +

فرمایا اسکا کہیں ثبوت نہیں ہے۔ ملاؤں نے ماتم اور شادی میں بہت سی رسمیں پیدا کر لی ہیں یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ ایک مختار عدالت نے سوال کیا کہ بعض مقدمات میں اگرچہ وہ سچا اور صداقت پر ہی مبنی ہو مصنوعی گواہوں کا بنانا کیسا ہے +

فرمایا اول تو اس مقدمہ کے پیروکار بنو جو بالکل سچا ہو۔ یہ تفتیش کر لیا کرو کہ مقدمہ سچا ہے یا جھوٹا۔ پھر سچ آپ ہی فروغ حاصل کریگا۔ دوم گواہوں سے آپ کا کچھ واسطہ ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ موکل کا کام ہے کہ وہ گواہ پیش کرے یہ بہت ہی بری بات ہے کہ خود تعلیم دیجاوے۔ کہ چند گواہ تلاش کر لاؤ اور انکو یہ بات سکھا دو۔ تم خود کچھ بھی نہ کہو موکل خود شہادت پیش کرے خواہ وہ کیسی ہی ہو۔ پھر سوال ہوا کہ بعض باتیں واقع میں صحیح ہوتی ہیں۔ مگر مصلحت وقت اور قانون ان کے اظہار کا مانع ہوتا ہے تو کیا ہم لاتکتموا الشہادہ کے موافق ظاہر کر دیا کریں۔

فرمایا یہ بات اسوقت ہوتی ہے جب آدمی آزاد بالطبع ہو۔ دوسری جگہ یہ بھی تو فرمایا ہے۔

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ قانون کی پابندی ضروری شے ہے جب قانون روکتا ہے تو رکنا چاہیئے جبکہ بعض جگہ اخفاء ایمان بھی کرنا پڑتا ہے تو جہاں قانون بھی مانع ہو وہاں کیوں اظہار کیا جاوے جس راز کے اظہار سے خانہ بربادی اور تباہی آتی ہو۔ وہ اظہار کرنا منع ہے۔

مکرر آتشبازی کے متعلق فرمایا کہ اس میں ایک جزو گندھک کا بھی ہوتا ہے اور گندھک وبائی ہوا صاف کرتی ہے چنانچہ آج کل طاعون کے ایام میں مثلاً انار بہت جلد ہوا کو صاف کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص صحیح نیت اصلاح ہوا کے واسطے ایسی آتشبازی جس سے کوئی خطرہ نقصان کا نہ ہو چلا دے تو ہم اس کو جایز سمجھتے ہیں۔ مگر یہ شرط اصلاح نیت کے ساتھ ہو کیونکہ تمام نتائج نیت پر مترتب ہوتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ صحابی نے گھر بنوایا اور آپ کو مجبور کیا کہ آپ اس میں قدم ڈالیں آپ نے اس مکان کو دیکھا اسکے ایکطرف کھڑکی تھی آپ نے دریافت کیا کہ یہ کس لئے بنائی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ ٹھنڈی ہوا کے آنے کے واسطے آپ نے فرمایا کہ اگر تو اذان سننے کے واسطے اس کی نیت رکھتا تو ہوا تو آ ہی جاتی اور تیری نیت کا ثواب بھی تجھے ملجاتا۔

۱۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

فرمایا جب ہمیں یہ الہام ہوا تھا واصنع الفلک باعیننا و وحینا۔ اسوقت تو ایک شخص بھی ہمارا مرید نہ تھا۔ اگر یہ سلسلہ من عند غیر اللہ ہوتا تو آج تک الٰہی بخش کی طرح بیکار ہی پڑا رہتا۔ کیا یہ ثبوت کافی نہیں۔

الٰہی بخش تو میرے الہامات کے پیچھے پیچھے چلتا ہے ایسا کیوں کرتا ہے کہ الہام ہمارے سالہا سال سے شائع ہو چکے ہیں ان کی اب نقل کرتا ہے اصل میں جس طرح درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسیطرح حق اپنے انوار سے شناخت کیا جاتا ہے۔

استفسار اور ان کے جواب

سوال - ایک وقت مین طلاق کامل ہوسکتا ہے یا نہین اور تین طلاق کے بعد پہلا خاوند نکاح کرسکتا ہے یا نہین؟-

جواب - ایک ہی وقت مین طلاق کامل نہین ہوسکتی دراصل تین ماہ مین ہونی چاہئیے۔ فقہا نے ایک مرتبہ تین طلاق دینے کو جائز رکھا ہے لیکن اس مین یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اسی خاوند سے نکاح کرسکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کرسکتی ہے۔

سوال - جب تین طلاق ہوجاوین تو کیا پہلا خاوند پھر بھی نکاح کرسکتا ہے۔

جواب - جب تین طلاق واقع ہوجائین تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہین کرسکتا۔ جب تک کسی دوسرے سے وہ نکاح نہ کرے اور پھر وہ خاوند اس کو طلاق دیدیوے مگر عمداً اسلئے نہ دے کہ پہلا شخص اس سے نکاح کرے۔ اس کا نام حلالہ اور یہ حرام ہے۔ ہان اگر ایسے اسباب پیش آجاوین کہ وہ دوسرا شخص اس عورت کو طلاق دیدیوے تو پھر وہ پہلے شخص سے شادی کرسکتی ہے لیکن اگر ایک ہی مرتبہ تین طلاق دی جاوین اور پھر عدت گذرنے کے بعد وہی خاوند نکاح کرنا چاہے تو وہ نکاح کرسکتا ہے کیونکہ اس کی یہ طلاق شرعی طریق پر نہین دی گئی جس مین تین ماہ کی عدت مقرر ہے۔ اور اس مین حکمت یہ ہے کہ ایک اپنے نفع و نقصان کو سمجھ لے۔ دو طلاقین دیکر اگر تیسری نہین دی اور عدت گذر گئی ہے تب بھی رجوع ہوسکتا ہے +

سوال - اکیلا وتر پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب - فرمایا ہم نے اکیلا وتر پڑھنے کا حکم کہین نہین دیکھا ہان دو رکعت کے بعد خواہ سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لے خواہ تینون رکعت ایک ہی نیت سے پڑھ لے +

سوال - مخالف کے جنازہ کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب - متوفی اگر بالجہر مکذب اور مکفر نہ ہو تو اسکا جنازہ بے شک پڑھ لیا جاوے کوئی حرج نہین کیونکہ علام الغیوب خدا ہی کی ذات ہے۔

سوال - مخالف مکذب کے ساتھ السلام علیکم کہنا اور سلام کا جواب دینا اور خرید و فروخت جائز ہے یا نہین؟

جواب - جو گالیان نکالتے ہین اور صریح مخالف ہین ان کا سلام نہ لو نہ دو۔ نہ ان سے ملکر کھانا کھاؤ البتہ خرید و فروخت جائز ہے اس مین کسی کا احسان نہین۔

نوٹ - جو شخص یہ ظاہر کرتا ہے کہ مین کسی ایک فریق کے ساتھ نہین وہ بھی مکذب ہی ہے ایسے لوگ منافق ہوتے ہین۔

سوال - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا کس کی شان مین ہے۔

جواب - اگر قرآن شریف کو دیکھا جاوے۔ تو جہان یہ آیت ہے وہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویون ہی کا ذکر ہے سارے مفسر اسپر متفق ہین کہ اللہ تعالے امہات المومنین کی صفت اس جگہ بیان فرماتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے الطیبات للطیبین یہ آیت چاہتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والے طیبات ہون ہان اس مین صرف بیبیان ہی شامل نہین بلکہ آپ کے گھر کے رہنے والی ساری عورتین شامل ہین اور اس لئے اس مین بنت بھی داخل ہوسکتی ہے بلکہ ہے۔ اور جب فاطمہ رضی اللہ عنہا داخل ہوئین تو حسنین بھی داخل ہوئے پس اس سے زیادہ یہ آیت وسیع نہین ہوسکتی جتنی وسیع ہوسکتی تھی ہم نے کردی۔ کیونکہ قرآن شریف ازواج کو مخاطب کرتا ہے اور بعض احادیث نے حضرت فاطمہ اور حسنین کو مطہرین مین داخل کیا ہے پس ہم نے دونون کو یکجا جمع کرلیا۔ شیعہ نے ازواج مطہرات کو سب و شتم سے یاد کیا ہے اور چونکہ خدا تعالے کو معلوم تھا کہ یہ لوگ ایسا کرینگے اس لئے قبل از وقت ان کی برأت کردی۔

سوال - ہوا کہ بعض مخالف کہتے ہین ہم پر کیون طاعون نہین آتی +

جواب مین فرمایا کہ ایک تنگ دروازہ سے جب لاکھ آدمی گذرنے والا ہے تو کیا وہ سب کے سب ایک ہی دفعہ گذر جائین گے + یا کسی آدمی نے لاکھ آدمی کی دعوت کی ہے تو کیا سب کو یکدم کھانا کھلاویگا۔ نہین بلکہ نوبت بہ نوبت طاعون کا دورہ بہت لمبا ہے ابھی سے کیون گھبراتے ہین دو چار موٹے موٹے مخالف اگر جلدی مرجاوین تو پھر خاتمہ ہی ہوجاوے ان مخالفون کی ہی وجہ سے تو انوار۔ برکات۔ اور خوارق کا نزول ہوتا ہے۔ اور ہوگا۔ ابھی بعض کو ہدایت بھی ہوگی + اور خدا تعالے کا قانون اسی طرح پر چلا آتا ہے +

سوال - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو پوچھا رب ارنی کیف تحی الموتے اس سے کیا غرض ہے؟

جواب - اس مین اللہ تعالے کا مطلب جس کو سر الٰہی سمجھنا چاہئیے یہ ہے۔ کہ ہر ایک چیز میری آواز سنتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مردون کے زندہ ہونے پر کوئی شک پیدا نہین ہوا کیونکہ ہم تو ہر روز دیکھتے ہین کہ متفق پانی اغذیہ مین سے جانور پیدا ہوجاتے ہین۔ پیٹ مین بچہ پیدا ہوجاتا ہے کیا وہ پہلے مردہ نہین ہوتا۔ پس واقعات سے انکار کرنے والا تو بڑا احمق ہوتا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تو اصل سر سے واقف ہونا چاہتے تھے۔ پس خدا تعالے نے فرمایا کہ ہر ایک چیز میری آواز سنتی ہے جیسے پرندے تمہاری آواز سن کر دوڑے چلے آتے ہین اسی طرح ہر ایک چیز میری آواز سنتی اور میرے پاس دوڑی چلی آتی ہے یہانتک کہ ادویہ اور اغذیہ جو انسان کے پیٹ مین جاتی ہین اور ہر ذرہ ذرہ میری آواز سنتا ہے پس یہان اللہ تعالے ایمان اور معرفت کا یقین دلانا چاہتا ہے +

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق کو خالق سے ایک باریک کشش ہوتی ہے جیسے کسی کا شعر ہے ؎

ہمہ را روے در خدا دیدم
و آن خدا بر ہمہ ترا دیدم

خدا تعالے نے جو ملائکہ کی تعریف کی ہے وہ ہر ایک ذرہ ذرہ پر صادق آسکتی ہے جیسے فرمایا **ان من شئ الا یسبح بحمدہ** ویسے ملائکہ کی نسبت فرمایا **یفعلون ما یومرون**۔ اسکی تشریح نسیم دعوت مین خوب کردی ہے ہر ایک ذرہ ملائکہ مین داخل ہے اگر ان اعلےٰ کی سمجھ نہین آتی تو پہلے ان چھوٹے چھوٹے ملایک پر نظر ڈالکر دیکھو۔ ملائکہ کا انکار انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے۔ غرض اس قصہ مین اللہ تعالے کو یہ دکھانا مقصود ہے کہ ہر ایک چیز اللہ تعالے کی تابع ہے اگر اس سے انکار کیا جاوے تو پھر تو خدا تعالے کا وجود بھی ثابت نہین ہوسکتا۔ آخیر مین اللہ تعالے کی صفت عزیز اور حکیم بیان کی ہے۔ یعنے اسکا غلبہ قہری ایسا ہے کہ ہر ایک چیز اسکی طرف رجوع کررہی ہے بلکہ جب خدا تعالے کا قرب انسان حاصل کرتا ہے تو اس انسان کیطرف بھی ایک کشش پیدا ہوجاتی ہے جس کا ثبوت سورۃ العادیات مین ہے (اسکے متعلق جو آپ نے فرمایا وہ دوسرے وقت درج کرینگے انشاء اللہ العزیز) عزیز حکیم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسکا غلبہ حکمت سے بھرا ہوا ہے ناحق کا دکھ نہین دیتا ہے +

اسی طرح **یا مسیح الخلق عدوانا** اس وقت سے چھپا ہوا اور شایع شدہ ہے جبکہ طاعون کا کہین نام ونشان بھی نہ تھا اور اب آج طاعون کیوجہ سے لوگ آتے اور زبان حال سے کہتے ہین **یا مسیح الخلق عدوانا** اور اکثر اپنے خطون مین لکھتے ہین- اب یا تو یہ ثابت کرو کہ یہ الہام ہمارا من گھڑت ہے اور ہم نے اپنی کوشش سے چند لوگون کو اس کے مکمل کرنے کے واسطے ملالیا ہے یا یہ قبول کرو کہ یہ جو دو دو اور چار چار سو آدمی یکدم بیعت کرتے ہین یہ خدا کی تائید ہے +

جس زور کے طاعون کیوجہ سے لوگ اس سلسلہ مین داخل ہو رہے ہین اس طرح کسی کو یقین چھوڑ و ہم کو بھی نہ تھا کیونکہ یہ الہام اسوقت کا ہے جب ان لوگون کا نام ونشان بھی نہ تھا اس لئے ان تمام نامون کو محفوظ رکھا جاوے اور اگر ان لوگون کا الگ رجسٹر نہ ہو تو رجسٹر بیعت ہی مین سرخی کے ساتھ ان کو درج کیا جاوے-

ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ کنچنی کی بنوائی ہوئی مسجد مین نماز درست نہین ہے-

پھر ایک شخص نے پوچھا کیا قیامت کے دن بھی ہماری جماعت اسی طرح آپ کے آگے پیچھے ہوگی- فرمایا یہ تفصیلین نہین ہو سکتی ہین ایسے سوال طریق ادب سے بعید ہین- یہ بات اللہ تعالے پر چھوڑ دو-

سوال ہوا کہ مخالف ہم کو مسجد مین نماز پڑھنے نہین دیتے حالانکہ مسجد مین ہمارا حق ہے + ہم ان سے بذریعہ عدالت فیصلہ کر لین- فرمایا ہان اگر کوئی حق ہے تو بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرو فساد کرنا منع ہے کوئی دنگہ فساد نہ کرو-

سوال ہوا کہ کیا مخالفون کے گھر کی چیز کھالیتو یا نہ فرمایا نصارے کی پاک چیزین بھی کھالیجاتی ہین- ہندوؤن کی مٹھائی وغیرہ بھی ہم کھالیتے ہین پھر ان کی چیز کھالینا کیا منع ہے- ان مین تو نماز سے منع کرتا ہون کہ ان کے پیچھے نہ پڑھو- اس کے سوائے دنیاوی معاملات مین بیشک شریک ہو احسان کرو- مروت کرو- اور ان کو قرض دو اور ان سے قرض لو- اگر ضرورت پڑے اور صبر سے کام لو- شائد کہ اس سے سمجھ بھی جاوین-

ایک شخص نے عرض کی کہ میرے لئے دعا کرو کہ نماز کی توفیق اور استقامت ملے-

فرمایا حقیقت مین جو شخص نماز کو چھوڑتا ہے وہ ایمان کو چھوڑتا ہے اس سے خدا کے ساتھ تعلقات مین فرق آجاتا ہے- اس طرف سے فرق آیا تو معًا اس طرف سے بھی فرق آجاتا ہے +

پھر اسی شخص نے عرض کی کہ میرے سر پر ہاتھ رکھو آپ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور اس طرح پر اخلاق فاضلہ کا ثبوت دیا-

۱۲- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

بیماریون کے ذکر پر فرمایا کہ بیماری کی شدت سے موت اور موت سے خدا یاد آتا ہے اصل یہ ہے کہ **خلق الانسان ضعیفا** انسان چند روز کے لئے زندہ ہے + ذرہ ذرہ کا وہی مالک ہے جو حی و قیوم ہے جب وقت موعود آجاتا ہے تو ہر ایک چیز السلام علیکم کہتی اور سارے قوٰی رخصت کرکے الگ ہو جاتے ہین اور جہان سے یہ آیا ہے وہین چلا جاتا ہے-

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ آسمانی علاج ابھی تک لوگون نے غیر مفید سمجھا ہوا ہے- سچی توبہ اور تقوے کیطرف پورا رجوع نہین کیا مگر یاد رکھین کہ خدا رجوع کرائے بغیر نہین چھوڑے گا +

مولوی عبدالقادر صاحب لودہانوی نے سوال کیا کہ رکوع اور سجود مین قرآنی آیت یا دعا کا پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خدا کا کلام عظمت چاہتا ہے- ماسوا اسکے حدیثون سے کہین ثابت نہین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی رکوع یا سجود مین کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو-

رہن کے متعلق سوال ہوا آپ نے فرمایا کہ موجودہ زمانہ مین رہن جائز ہے گذشتہ زمانہ مین یہ قانون تھا کہ اگر فصل ہوگئی تو حکام زمینداروں سے معاملہ وصول کرلیا کرتے تھے اگر نہ ہوتی تو معاف ہوجاتا اور اب خواہ فصل ہو یا نہ ہو حکام اپنا مطالبہ وصول کرہی لیتے ہین پس چونکہ حکام وقت اپنا مطالبہ کسی صورت مین نہین چھوڑتے تو اسی طرح یہ رہن بھی جایز رہا کیونکہ کبھی فصل ہوتی اور کبھی نہین ہوتی تو دونون صورتون مین مرتہن نفع ونقصان کا ذمہ دار ہے- پس رہن عدل کیصورت مین جایز ہے-

آج کل گورنمنٹ کے معاملے زمینداروں سے ٹھیکہ کی صورت مین ہوگئے ہین- اور اس صورتین زمیندارونکو کبھی فایدہ اور کبھی نقصان ہوتا ہے- تو ایسی صورت عدل مین رہن بیشک جایز ہے-

جب دودھ والا جانور اور سواری کا گھوڑا رہن باقبضہ ہو سکتا ہے اور اسکے دودھ اور سواری سے مرتہن فایدہ اٹھا سکتا ہے تو پھر زمین کا رہن تو آپ ہی حاصل ہوگیا-

پھر زیور کے رہن کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا زیور ہو کچھ ہو جبکہ انتفاع جایز ہے تو خواہ نخواہ تکلفات کیون بنائے جاوین- اگر کوئی شخص زیور کو استعمال کرے پس اس سے فایدہ اٹھاتا ہے تو اسکی زکوٰۃ بھی اس کے ذمہ ہے زیور کی زکوٰۃ بھی فرض ہے چنانچہ کل ہی ہمارے گھر مین زیور کی زکوٰۃ ڈیڑھ سو روپیہ دیا ہے پس اگر زیور استعمال کرتا ہے تو اس کی زکوٰۃ دے اگر بکری رہن رکھی ہے اور اسکا دودھ پیتا ہے تو اسکو گھاس بھی دے +

اعلان

جلسہ مدرسہ کے متعلق بک ڈپو کھولا گیا ہے جس مین مفصلہ ذیل کتب فروخت کے لئے موجود ہین جنپر قیمت نقد یا وی پی منگوانے پر حسب ذیل کمیشن دیا جائیگا-

جو صاحب یکمشت دس روپیہ کی کتابین خریدین ان کو ایک آنہ فی روپیہ کمیشن دیا جائیگا-

عہ سے ؎ تک کے خریدار کو ۲ر فی روپیہ اور ؎ سے زائد ۲ر فی روپیہ کمیشن دیا جائیگا- اس کے متعلق خط وکتابت براہ راست ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان سے ہونی چاہیئے +

فہرست کتب

(۱) شرح ترمذی اربعہ جلد اول ودوم مجلد عہ غیر مجلد عہ
(۲) احمدیہ نحو عربی کا ایک مشہور مفید ابتدائی رسالہ ۲ر
(۳) قاعدہ اردو وعربی (مصنفہ فاضل صاحب محمد علیخان ڈاکٹر کرم داد) ۱ر
(۴) قاعدہ یسرنا القرآن- حصہ اول و دوم وسوم ہر سہ حصہ ۲ر
(۵) سیرۃ المسیح (تصنیف حضرت مولوی عبدالکریم صاحب) قیمت ۸ر
(۶) نشان آسمانی (تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) قیمت ۳ر
(۷) مواہب الرحمن " " ۶ر
(۸) نسیم دعوت " " ۲ر
(۹) اعجاز احمدیہ " " ۳ر
(۱۰) سبک العارف الموسوم بہ چہل حدیث (تصنیف حضرت مولوی محمد احسن صاحب- قیمت ۱ر
(۱۱) پنج ارکان اسلام منظوم قیمت ۱ر
(۱۲) تقریر جلسہ مذہب الموسوم بہ اصول اسلام کی سچی فلاسفی ۳ر
(۱۳) واقعات صحیحہ (اس کتاب مین پیر مہر شاہ گولڑوی کا ازراہ دہوکہ بازی لاہور مین آنے اور ہزیمت خوردہ واپس جانیکا متعلق ذکر ہے) ۲ر
(۱۴) درثمین (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو و فارسی نظمونکا مجموعہ قیمت ۶ر
(۱۵) سلسلہ دینیہ (بچون کیلئے اردو کا ابتدائی رسالہ) ۳ر
(۱۶) تسہیل التعلیم (مطبوعہ آگرہ) ۲ر
(۱۷) عسل مصفے (تصنیف ابوالعطاء مرزا خدابخش صاحب حضرۃ اقدس علیہ السلام کے دعاوی اور دلایل پر ایک بیشبہا کتاب ہے) ۱۸ر

اس کے علاوہ اگر کوئی اور کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف مین سے کوئی صاحب منگوانا چاہین تو اصل قیمت پر روانہ کیجائیگی + المرقوم

۲۳- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

محمد صادق عفی عنہ
سپرنٹنڈنٹ کالج تعلیم الاسلام

صبح کی سیر

۲۰-اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

حباب ہستی فرمایا مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے کہ باوجود اس قدر بے بنیاد ہستی کے انسان دنیا مین بنیادین قایم کرتا ہے صرف ایک دم کی آمد و شد ہے اور کچھ بھی نہین۔ پھر یہ سلسلہ خدا نے کیسا رکھا ہے کہ جو شخص یہان سے رخصت ہو جاوے اسکو اجازت نہین کہ واپس آکر وہان کی خبر ہی بتلا جاوے۔ اس شے حکما اور فلاسفر اور دانایان زمان سب عاجز ہین ہان اسی قدر پتہ ملتا ہے جو خدا کی کلام نے بتایا ہے +

آدمی جو مرتا ہے اکثر اپنے بڑے بڑے تعلقات اور عزیز اور پیارے رشتہ دار چھوڑ جاتا ہے مگر معاً انتقال کے بعد ان سے کچھ تعلق رہتا۔ آجکل یورپ کو ہر ایک بات کی تلاش ہے چنانچہ امریکہ مین ایک شخص سے معاہدہ ہوا (جو واجب القتل تھا) کہ جب اسکا سر کاٹا جاوے تو اسکو بہت بلند آواز سے پکارا جاوے تو مین آنکھ سے اشارہ کرونگا۔ چنانچہ جب سر کاٹا گیا تو بڑے زور سے آوازین دی گئین مگر کچھ حرکت نہ ہوئی۔

آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

سچ ہے ؎

آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

احیاء موتی جو کچھ خدا نے فرمایا ہے وہی سچ ہے۔ ہان موت اور نیند کو آپس مین مشابہت ہے۔ احیاء موتے کیبارہ مین سوال ہونے پر فرمایا کہ اس مین ہمارا یہ عقیدہ نہین کہ اعجازی طور بھی احیاء موتے نہین ہوتا۔ بلکہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ شخص دوبارہ دنیا کیطرف رجوع نہین کرتا۔ ...... مبارک احمد کی حیات اعجازی ہے اس مین کوئی بحث نہین کہ کہ مین شخص کی باقاعدہ طور پر فرشتہ جان قبض کرلی اور زمین مین دفن بھی کیا جاوے وہ پھر کبھی زندہ نہین ہوتا شیخ سعدی نے خوب کہا ہے ؎

واہ کہ گر مردہ باز گردیدے

درمیان قبیلہ و پیوندے

رد میراث سخت تر بودے

وارثان را ز مرگ خویشاوند

خدا تعالے نے بھی فرمایا۔ **ویمسک الذی قضی علیہ الموت** ۔ کشف کیا ہے۔ اسی بیداری کے ساتھ کسی اور عالم کا تداخل ہوجاتا ہے اس مین حواس کے معطل ہونے کی ضرورت نہین دنیا کی بیداری بھی ہوتی اور ایک عالم غیوبیت بھی ہوتا ہے یعنے حالت بیداری ہوتی اور اسرار غیبی بھی نظر آتے ۔

قتل انبیاء قتل انبیاء پر سوال ہونے پر فرمایا توریت مین لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاویگا اس کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر قرآن کی نص صریح سے پایا جاوے یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو کہ کہ نبی قتل ہوتے رہے ہین تو پھر ہم کو اس سے انکار نہین کرنا پڑے گا۔ بہرحال یہ کچھ ایسی بات نہین کہ نبی کی شان مین خلل انداز ہو کیونکہ قتل بھی شہادت ہوتی ہے مگر ہان ناکام قتل ہوجانا انبیاء کی علامات مین سے نہین ۔

یہ مصالح پر موقوف ہے کہ ایک شخص کے قتل سے فتنہ برپا ہوتا ہے تو مصلحت الٰہی نہین چاہتی کہ اس کو قتل کرا کر فتنہ برپا کیا جاوے ۔ جسکے قتل سے ایسا اندیشہ نہ ہو اس مین ہرج نہین ۔ +

پھر فرمایا۔ جو کچھ اللہ تعالے نے قرآن مین بیان فرمایا ہے وہی کچھ حدیث مین۔ ہان بعض باتون کا استنباط الیسا علے حدیثون نے کیا ہے کہ دوسرے گو اسکو سمجھ نہین سکتے ۔ ورنہ حدیث قرآن سے باہر نہین۔ خدا نے قرآن کا نام رکھا ہے **مفصلا**۔ اس پر ایمان ہونا چاہیئے۔ بعض تفاسیر سوائے انبیاء کے اور کی سمجھ مین نہین آتین پھر اس طرح حدیث مین قرآن سے زائد کچھ نہین

۲۱-اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

الہام فرمایا آج صبح جب مین نماز کے بعد ذرا لیٹ گیا تو الہام ہوا مگر افسوس ہے کہ ایک حصہ اسکا یاد نہین رہا۔ ایک پہلے عربی کا فقرہ تھا اور اسکے بعد اس کا ترجمہ اردو مین تھا وہ اردو فقرہ یاد ہے

یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے تبدیل ہونے والی نہین۔ اور عربی فقرہ کچھ اس سے مشابہ تھا **نقعد و تمکن فی السماء** مگر وہ اصل فقرہ بھول گیا اور اس نسیان مین بھی کچھ منشاء الٰہی ہوتا ہے۔ گویا اسکا یہ مطلب ہے کہ یہ اب تقدیر مبرم ہے اس مین اب تبدیلی نہین ہوگی۔ غرض تغیرات قضاء و قدر کا ارادہ آسمان پر پختہ کیا گیا ہے

وحی اور کشف وحی کئی قسم کی ہے۔ عادت اللہ ہے کہ جب وہ سماع پر موقوف ہو تو اسے وحی کہتے رویت کے متعلق ہو تو اس کو کشف کہتے ہین۔ ایک قوت شامہ سے ہوتی ہے جیسے **انی لاجد ریح یوسف** کبھی قوت لامسہ سے بھی ہوتی غرض تمام حواس خمسہ سے وحی ہوتی ہے۔ اور ہم کو قبل از وقت بذریعہ وحی ان باتون کی اطلاع دیجاتی ہے۔ مثنوی رومی مین ایک حکایت لکھی ہے کہ ایکدفعہ چند قیدی آنحضرت ﷺ کے پاس پابجولان آئے ان قیدیون نے خیال کیا کہ آنحضرت ہمین اس حال مین دیکھکر بہت خوش ہونگے۔ آپ نے فرمایا کہ نہین۔ یہ خیال تمہارا غلط ہے۔ جس وقت تم لوگ گھوڑون پر سوار اور ناز و نعمت مین بآرام چلتے تھے۔ مین تو اسوقت تمہین پابزنجیر دیکھ رہا تھا اب مجھے تمہارے دیکھنے کی کیا خوشی ہے۔ پھر مطلب یہ ہے کہ الہام کے ساتھ عموماً کشوف بھی ہوا کرتے ہین ۔

اشتہار تبلیغ مین مین نے اپنا ایک خواب درج کیا ہے۔ کیا دیکھتا ہون کہ مین اپنے باغ مین سے سیر کرکے نکلا ہون دیکھا کہ کچھ سوار گھوڑون پر باغ مین داخل ہوئے مین نے سمجھا کہ یہ اس کو پامال کردینگے۔ مین بھی ان کے عقب مین جا داخل ہوا ہون کیا دیکھتا ہون کہ سب کہین نظر نہین آتے جب وسط باغ مین گیا ہون تو دیکھا کہ سب کے سر اور ہاتھ اور پاؤن کٹے ہوئے ہین اور کھال اوتاری ہوئی ہے مین نے رقت مین آکر اور رو کر خدا سے دعا کی ہے کہ یا اللہ یہ تیرا ہی کام تھا مین اکیلا ان کا مقابلہ کیا کر سکتا تھا تو فوراً تعبیر بتلائی گئی کہ سر کا کٹنا۔ غرور اور تکبر کا ٹوٹنا ہے۔ ہاتھون کا کٹنا یعنے انسان اپنے ہاتھون سے اپنے بچاؤ اور دشمن کے قتل کی مدد لیتا ہے۔ گویا ان کے اسباب امداد کٹ گئے پاؤن سے انسان بھاگ سکتا ہے یعنے اب کوئی صورت مفر نہین۔ کھال زینت اور پردہ ہوتا ہے یعنے ان تیرے مخالفون کی زینت جاتی رہی اور پردہ دری ہوگئی۔ یہ اب پورا ہو رہا ہے۔ پس ہر جگہ **ما رمیت اذ رمیت** سے ہی کام چلتا ہے انسان کی کیا طاقت ہے ۔

قضاء عمری قضاء عمری پر سوال ہوا کہ جمع الوداع کے دن لوگ تمام نمازین پڑھتے کہ گذشتہ نمازین جو ادا نہین کین ان کی تلافی ہوجاوے اسکا کچھ وجود ہے یا کہ نہین ۔

فرمایا ایک فضول امر ہے۔ مگر ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا کسی شخص نے حضرت علیؓ کو کہا کہ آپ خلیفہ وقت ہین اسے منع کیون نہین کرتے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ کہین اس آیت کے نیچے ملزم نہ بنایا جاؤن ۔

أرأیت الذی ینہٰی عبداً اذا صلے ۔

ہان اگر کسی شخص نے عمداً نماز اس لئے ترک کی ہے کہ قضاء عمری کے دن پڑھ لونگا۔ تو اس نے ناجائز کیا ہے اور اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو۔ کیون منع کرتے ہو۔ آخر دعا ہی کرتا ہے۔ ہان اسمین پست ہمتی ضرور ہے پھر دیکھو منع کر کے کہین تم ہی اس آیت کے نیچے نہ آجاؤ +

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

اعلان تبریج

یوز آسف کے نام سے حضرت مسیح علیہ السلام کی جو سری نگر کشمیر میں موجود ہے اسکا اعلان تمام بلاد یورپ اور امریکہ میں کیا گیا ہے چنانچہ ایک ہی روز سات ہزار پیکٹ روانہ ہوئے تھے اس اعلان نے مغربی دنیا کی عیسویت کے قصر میں ایک زلزل پیدا کر دیا ہے اور وہ وقت بہت قریب ہے کہ مغربی قومیں بڑی نیاز مندی کے ساتھ حضرت مسیح موعود کیطرف رجوع کریں۔ اخبارات میں اس اعلان کا عام چرچا ہو رہا ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ امریکہ میں۔

مسٹر الگزینڈر رسل وب کے نام سے ہمارے ناظرین نا آشنا نہیں ہیں شخنۂ حق میں جس امریکن طالب حق کے خطوط چھپے ہیں وہ یہی شخص ہے۔ یہ گویا پہلا مسلمان ہے جو امریکہ میں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا۔ لیکن جب مسٹر وب ہندوستان میں آیا اور لاہور بھی آیا تو بعض لوگوں کی وجہ سے وہ قادیان آنے سے محروم رہا۔ جسکو امریکہ میں جا کر اس نے محسوس کیا جیسا کہ اس کے ان خطوط سے ظاہر ہے جو پہلے کسی وقت الحکم میں طبع ہوئے تھے انھوں نے اس سلسلہ کو اپنے بعض دوسرے نومسلم یا اسلام کیطرف راغب امریکن لوگوں سے بھی انٹروڈیوس کرایا ہے۔ جنمیں سے ایک شخص مسٹر انڈرسن ہیں جن کی خط و کتابت ہمارے مکرم بھائی مفتی محمد صادق صاحب سے رہتی ہے۔

حال میں مسٹر موصوف نے ۸ مارچ ۱۹۰۳ء کو نیو یارک سے ایک خط لکھا ہے جسکو ہم محض اس لحاظ سے شائع کرتے ہیں کہ تا ہماری قوم کو معلوم ہو جاوے کہ کسطرح یہ سلسلہ اب دور دراز اقطاع عالم میں پھیل رہا ہے۔

وہ خط یہ ہے۔

نیو یارک ۸ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

آپ کا ۲۸ جنوری کا لکھا ہوا نوازشنامہ مجھے ملگیا اور اب میں اس کا جواب لکھتا ہوں اکثر اوقات مجھے مسٹر وب کے ذریعہ سے ریویو آف ریلیجنز کے نسخے ملتے رہے ہیں جو کہ قادیان سے شائع ہوتا ہے مجھے اسکے بعض آرٹیکلوں سے حقیقی طور پر دلچسپی ہے کیونکہ وہ واقعات حقہ پر لکھے جاتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ جس شخص کی فطرت میں تحقیق حق کا بلوغ ہوگا۔ اسکی نظر میں وہ بہت قابل قدر ہونگے میں خود اسے خریدنا چاہتا ہوں اور امید ہے کہ اسی ماہ میں اسکی قیمت ارسال کر دونگا۔

احمدیت میں مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور میں اس امر میں تم سے متفق الرائے ہوں کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب کے واسطے یہ امر مقدر ہے کہ وہ اسلام کے مختلف فرقوں کو ایک کر دیویں اور ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ اور نیز دوسرے ذرائع سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ مقدس انسان ہی مہدی ہے یا کم از کم مہدی کا پیش خیمہ ہے۔

یہ جو میں نے اوپر کے فقرہ میں دوسرے ذرائع کا لفظ لکھا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان دنوں ایک صاحب مسٹر محمد برکت اللہ صاحب بمبئی کے باشندہ یہاں وارد ہیں اور جنسے مجھے مسٹر وب نے ملاقات کرائی ہے ان سے میں نے بہت سے امور دریافت کیے جس میں سے ایک مسیح کے مقبرہ واقع سری نگر کشمیر کا امر بھی تھا مسٹر برکت اللہ نے تو اسے محال سمجھا ہے مگر میرا خیال یہی ہے کہ یہ بات بالکل سچ ہے کہ مسیح سری نگر میں مدفون ہے۔ کیونکہ میرا یقین ہے کہ وہ صلیب سے ہرگز نہیں مارا گیا ہے تاہم مسٹر برکت اللہ کا یقین ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب ایک عجیب قابلیت اور لیاقت کے اور نیز منعم علیہ انسان ہیں اور انکی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے لیکن جیسا کہ آپکو معلوم ہے ریویو آف ریلیجنز میں جس قدر دعاوی ہیں اور جہانتک ان سے میرا تعلق ہے میں انکی تائید کرتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے تمام فرقوں میں عنقریب ایک وحدت پیدا ہونیوالی ہے اور ہمارے شاندار مذہب کا اقبال پھر ویسا ہی چمکے گا جیسا کہ پہلے پانصد سال یعنی ساتویں صدی سے لیکر گیارھویں تک چمکتا رہا۔

اب میں اپنے خط کو ختم کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ تم سے اس سلسلہ کے متعلق بہت کچھ خبریں مجھ کو ملیں گی۔

(میں ہوں تمھارا سچا دوست انڈرسن)

ہمارا مقدمہ

ہمارے ناظرین عرصہ سے منتظر تھے کہ ہم اپنے مقدمہ کے متعلق کوئی اطلاع انکو نہیں دیتے اسکی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ کوئی نئی بات پیدا ہی نہیں ہوئی تھی۔ مولوی کرم الدین صاحب مستغاث علیہ نے دونوں مقدمات میں چیف کورٹ میں درخواست دی ہوئی تھی کہ وہ مقدمات گورداسپور سے منتقل ہو کر جہلم چلے جاویں۔ چنانچہ چیف کورٹ میں ۴ اپریل ۱۹۰۳ء تاریخ مقرر ہوئی تھی لیکن کثرت کام کیوجہ سے یہ مقدمہ اس روز پیش نہ ہو سکا۔ اور پھر ۱۳ اپریل پر ملتوی ہوا۔ لیکن اس روز بھی اسی وجہ سے پیش نہ ہوا۔ اور ۲۱ اپریل کو پیش ہوا۔ ہماری طرف سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور و معروف پلیڈر جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی و پیرو کار تھے۔ مولوی کرم الدین صاحب کی طرف سے مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر تھے جو بیمار ہونے کے باعث حاضر عدالت عالیہ نہ ہو سکے اور پھر انکی بجائے منشی حکم چند صاحب وکیل پیش ہوئے۔ آخر معمولی بحث کے بعد عدالت عالیہ چیف کورٹ سے مولوی کرم الدین صاحب کی درخواست نامنظور اور مسترد ہوئی۔ اور مقدمات کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا یعنی قرار پایا کہ مقدمات گورداسپور ہی میں ہوں۔

الحمد للہ علیٰ ذالک یہ جو کچھ ہوا اگرچہ قانونی وجوہات کی تقویت پر اسکی بنا ہو لیکن دراصل اللہ تعالےٰ ہی کا فضل و کرم ہے۔

اب گورداسپور میں باقاعدہ مقدمہ شروع ہوگا جو مقدمہ جہلم میں مولوی کرم الدین صاحب نے دربارہ اپنی ذاتی توہین کے متعلق حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم فضل الدین کے خلاف دائر کیا ہوا تھا اور جس میں بڑی تحدی کے ساتھ نا اہلوں کے جھوٹ کی نجاست اور جھوٹ بولنے کے خطرناک وعید سے خوف نہ کھا کر شائع کیا تھا کہ وارنٹ نکلے ہیں۔ اس کے انتقال کے لیے چیف کورٹ میں درخواست دائر کر دی گئی ہے کہ یہ مقدمہ بھی گورداسپور میں ہی ہونا چاہیے اس کے نتیجہ پر اطلاع دینگے (مقدمہ جہلم میں تاریخ نگرانی ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ہے)

سیرۃ ایوب صادق

ہر احمدی ہمارے مغفور و مرحوم محترم عزیز بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب کے نام سے ضرور واقف ہوگا۔ ایک عرصہ گذرتا ہے کہ ہمارے معزز مخدوم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب برادر کلاں و حقیقی ایوب مرحوم نے آپکی مختصر لائف لکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ سیرت لکھی جانی شروع ہو گئی ہے اور ہمارے پاس چھپنے کے لیے بھی پہونچ رہی ہے امید کیجاتی ہے کہ یہ سیرۃ بہت جلد طبع ہو جاوے صرف ۴۰۰ جلدیں طبع ہونگی اور غالباً مفت تقسیم ہونگی۔ ایوب مرحوم کی سوانح اس قابل ہیں کہ وہ کثرت سے شائع ہوں۔ اسلیے ہم کوشش کرینگے کہ الحکم کے ذریعہ بھی یہ سیرت شائع ہو۔......

میثاق النبیین

[اس خطبہ کا خلاصہ جو ۱۰- اپریل ۱۹۰۳ء کو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے پڑھا- (ایڈیٹر)]

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ- قال ءاقررتم واخذتم علے ذالکم اصری ط قالوا اقررنا ط قال فاشہدوا وانا معکم من الشٰہدین + فمن تولےٰ بعد ذالک فاولٰئک ہم الفٰسقون- اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب اللہ تعالے نے تمام نبیوں سے اقرار لیا کہ مین نے جو تمکو حکمت اور کتاب دی ہے یعنے اپنی معرفت اور شناخت کے ذریعہ تمکو عطا کئے ہین ایک وقت آنیوالا ہے- کہ اس کے متعلق بڑی بڑی غلطیان اور فتور واقع ہونگے- اس وقت ان غلطیون کی اصلاح و تجدید دین کے لئے ایک عظیم الشان رسول آئیگا جو ان حقایق اور صداقتون کی تصدیق کریگا اور تمام غلط فہمیون اور غلط تعلیمات بیہودہ رسومات اور خیالی معتقدات کو جو اپنی خواہشون اور جوشون کا نتیجہ ہونگے الگ کر دیگا + چونکہ اس کا کام عظیم الشان ہوگا اور تمام دین اور گروہ انبیا پر بھی ایک احسان ہوگا- اس لئے تم سب کا فرض ہوگا کہ اسپر ایمان لاؤ اور اس کی نصرت کرو- پھر اللہ تعالے نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور میرے اس عہد کو مانتے ہو کہ اس کی نصرت کروگے اور اسپر ایمان لاؤگے انہون نے جوابدیا ہان ہم ایسا ہی کرینگے اسپر ایمان لائین گے اور اس کی نصرت کرینگے- اسپر اللہ تعالے نے کہا کہ تم اپنے اس معاہدہ کے گواہ رہو اور مین بھی تمہارے ساتھ ایک گواہ ہون- پس اسوقت جو شخص ایسے روشن دلایل دیکھنے کے بعد اس کی بیعت اور نصرت سے انکار کریگا- وہ فاسق (بدعہد) ہوگا +

یہ آیتین اللہ تعالے کی کتاب مین بڑے ہی غور و فکر کے قابل ہین- سب مفسر بالاتفاق مانتے ہین کہ ان آیتون مین ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک عہد کا ذکر ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر ایک نبی سے اللہ تعالے نے اور ہر نبی نے اپنی امت سے یہ اقرار لیا کہ خاتم النبیین پر ایمان لانا اور اس کی نصرت ضروری ہوگی + اس اقرار اور عہد کو کتب سابقہ مین اور صحایف انبیار مین مختلف طریقوں سے ادا کیا گیا ہے- لیکن جہانتک ہم اس کتاب اور انبیار علیہم السلام کے صحیفون کو دیکھتے ہین یہ بات بڑی صفائی کے ساتھ معلوم ہوتی ہے کہ ابتدائے اصلاح کے وقت سے یعنے آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک برابر دو شخصون کی پیشگوئی چلی آتی ہے اور وہ پیشگوئی دو مختلف شانین رکھتی ہین- اور اسی وجہ سے دو شخصون کے متعلق جداگانہ پیشگوئی قرار دیجاتی ہے ورنہ دراصل ایک ہی شخص کی پیشگوئی ہے- لیکن چونکہ دو مختلف عنوانون کے ماتحت یہ پیشگوئی ہے- اس لئے ہم بھی اس کو دو ہی شخصون کے متعلق کہین گے- ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور دوسری بھی آپ ہی کی مگر بروزی رنگ مین مسیح موعود کے متعلق اس مین کوئی کلام اور شک اور تردد باقی باقی نہین رہتا کہ یہ پیشگوئی متواتر متوارث طور پر چلی آئی ہے اسی کے متعلق خدا کی حکیم اور مجید کتاب ان آیتون مین ذکر کرتی ہے اس لئے اس آیت پر بڑا ہی تدبر کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا اہم ضرورت تھی جو اللہ تعالے نے سارے نبیون سے یہ عہد لیا اور پھر ہر ایک نبی نے اپنی امت کو وصیت کی؟

یہ ایک سوال ہے جسکو حل کرنا ضروری ہے جہانتک مین نے اس آیت پر سوچا ہے- اور خدا تعالے نے مجھے اسکے حل کرنے کی راہین بتائی ہین وہ اگرچہ بہت ہی لذیذ اور طویل الذیل باتین ہین مگر مین مختصر طور پر اس وقت کے مناسب حال کچھ بتاؤن گا +

اس جگہ اللہ تعالے نے تین نقطہ رکھے ہین جو بڑے ہی قابل غور ہین اور اس سوال کے حل کرنے کی کلید ہین- (۱) کتاب (۲) حکمت (۳) مصدق

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمام نبیون کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ان دو ذریعون سے ان کو بہرور کیا جو اللہ تعالے کی شناخت معرفت اور پھر اس کی عبادت کی جان ہین- یاد رکھو کہ اللہ تعالے جو شناخت اور عبادت اپنی نسبت مخلوق سے چاہتا ہے اسکے دو ہی ذریعے ہین ایک وحی جس کو دوسرے الفاظ مین کتاب اللہ کہا گیا ہے دوسرے اس کو سمجھنے اور موقع پر برتنے کا فہم صحیح جو حکمت سے تعبیر کیا گیا ہے- اللہ تعالے کی ہستی کے ثبوت کی بہت ہی راہین اور ذریعے ہین- لیکن سب سے کامل اور افضل ذریعہ وحی ہے- جس سے اس کی ہستی کا کھلا کھلا ثبوت ملتا ہے- ایسا ثبوت کہ کسی شک و شبہ کی گنجایش باقی رہ سکتی ہی نہین اور حکمت وہ باتین ہوتی ہین- جو اسطریق اور معرفت کو بتاتی ہین- جو اللہ تعالے کی عبادت کے لئے ضروری ہے اور یہی دونون ذریعے ہین- جو اللہ تعالے نے اپنی ہستی کے ثبوت کے لئے مقرر فرمائے ہیں انہین دونون ذریعون کی وجہ سے اسلام دنیا مین اکیلا مذہب ہے جو اپنی سچائی اور صداقت پر زبردست دلائیل رکھتا ہے- جن کا مقابلہ کوئی قوم اور مذہب نہین کرسکتا + اب تیسرا لفظ مصدق ہے- جو اس امر کی ضرورت بتاتا ہے کہ ایک ایسا انقلاب اور وقت آئے گا کہ جب کتاب اور حکمت مین نقصان واقع ہوگا- اور لوگ ان دونون ذریعون سے محروم ہوجائین گے- اس وقت ایک عظیم الشان رسول دنیا مین آئیگا جو حق باطل مین فرق کر دیگا- اور اس کی سچائی کا یہ نشان ہوگا- کہ وہ ان صداقتون اور حقایق کی تصدیق کرے گا- جو نبیون کو دی گئی تھین یہ نشان گویا اسکا حلیہ ہے جو ہزارون برس پہلے متواتر اللہ تعالے اپنے نبیون کی معرفت دنیا کو بتاتا آیا ہے اسقدر عرصہ دراز پہلے یعنے ابتدائے اصلاح دنیا کے وقت سے لیکر ہمیشہ ہر زمانے مین جب یہ حلیہ اسکا بتایا جاتا رہا ہے تو یہ حلیہ کسی حالت اور صورت مین ناقص اور ادھورا نہین ہوسکتا ہے- گورنمنٹ بھی جب کسی کا حلیہ مشتہر کرتی ہے تو عموماً وہ مکمل ہوتا ہے- پھر اللہ تعالے جو حلیہ ہزارون سال سے بتاتا چلا آیا ہے اور کسی زمانہ مین اس مین کوئی فرق نہین آیا- اس کے صحیح اور ٹھیک ہونے مین کیا شک ہوسکتی ہے؟-

اور حقیقت الامر یہ ہے کہ ایسا واضح درخشان خط و خال والا حلیہ نظر ہی نہین آتا- جو اللہ تعالے نے بیان فرمایا ہے- وہ حلیہ کیا ہے؟ مصدق لما معکم یعنے اس نبی کی شناخت کا معیار اس کی تصدیق کا خطا نہ کرنے والا نشان یہ ہوگا کہ وہ ان تمام گذشتہ صداقتون کی جو پہلے انبیار اور راستبازون کو دی گئی تھین- اور جن مین اس وقت غلطیان خرابیان- اور بے اعتدالیان واقع ہوچکی ہون گی تصدیق کرے گا- یہ ایک معیار ہے جو کبھی خطا نہین کرسکتا- اور اس سے بڑھکر پردہ برانداز نشان ہو ہی نہیں سکتا- خدا تعالے کی ہستی جو شناخت اپنے رسولون کی کرانی چاہتی ہے اس کی کامل اور واضح راہ بھی ہے- بھلا بتاؤ تو سہی کہ وہ کون شخص ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شناخت کا آرزومند نہ ہو- کیونکہ آپ خاتم الانبیار- اور ابدالآباد کے لئے نبی تھے- اور ہین- اور کامل مکمل ہادی تھے- اور ہین- اور آپکا نہ ماننا خدا تعالے کے غضب کا وارث بنناتھا- اس لئے آخری زمانہ کے اہل کتاب کو مصدق لما معکم نشان بتایا- کوئی مفسر- عالم- ادیب- مصدق لما معکم کے معنے

سوائے اسکے کچھ نہیں کرسکتا کہ وہ خاتم الانبیاء جو عہدنامہ کا رسول کہلاتا ہے۔ جس کی بابت کل نبیون سے میثاق لیا گیا۔ ان تمام صداقتون اور حقایق کی جو گذشتہ انبیا کے ذریعہ ظاہر ہوئین تصدیق کریگا اور اس کے قول فعل سے حق کی تائید اور تصدیق ہوگی۔ اور تمام غلط تعلیمات۔ بیہودہ اعتقادات اور لغاباتون کو الگ کر دیگا + اس امر کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی آپ کی پاک تعلیمات مین مشاہدہ کرو کہ آپنے کیسے تمام سچائیون اور صداقتون کی تصدیق کی اور ہر ایک بیہودگی کو دور کر دیا۔

اب غور طلب یہ امر ہے کہ اللہ قادر کریم جو ذوالجلال ہے ایک نبی کے متعلق سارے نبیون اور ان کے ذریعہ ان کی امتون سے عہد لیتا ہے۔ کہ تم نے اسپر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا اور جو نہ مانے گا۔ وہ لعنت کے نیچے آجاویگا۔ ایسا کیون کیا گیا۔؟ یہ بات بڑی لذیذ اور قابل غور ہے۔ اصل یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا مین نہ آئے ہوتے تو سب کے سب انبیا اور رسول ہلاک ہو جاتے۔ آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک کسی نبی کا نشان نہ ہوتا۔ سب مٹ چکے تھے دنیا کی دست درازیون اور فضول مبالغہ کی وجہ سے مجھے اس امر کے کہنے مین بھی عار نہیں کہ اللہ تعالے کا نام بھی مٹ گیا تھا ایک ناپاک مذہب نے ضعیفہ عورت کے بچے کو عرش عظیم پر خدا کا ہمسر بنا کر جا بٹھایا تھا۔ ایران مین نور اور ظلمت دو خدا مانے جاتے تھے۔ ہندوستان کے فرزندون نے بچھوؤن۔ سانپون۔ پتھرون درختون کو ہی خدا نہ بنایا تھا بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر عورت اور مرد کی شرمگاہون تک پرستش کو اپنا شعار بنالیا تھا۔ اسی طرح پر کل دنیا کی حالت ہو چکی تھی۔ ساری دنیا مر چکی تھی۔ تمام اخلاق فاضلہ اور روحانی قوتون کا خون ہو چکا تھا اسی کو خدا کی حکیم کتاب نے ظہر الفساد فی البر والبحر کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ یہ عیسائی جو آج ابن مریم کو خدا کہتے اور الفا امیگا قادر مطلق خدا کہتے ہین خیال کرلو کہ تیرہ سو برس پہلے ان کی کیا حالت ہوگی۔ یہ بدترین اعتقاد ہے جو دنیا مین رکھا گیا ہے۔ جس کی نسبت قرآن شریف مین کہا گیا ہے کہ قریب ہے آسمان پھٹ جاوے اور زمین شق ہو جاوے۔ پھر ایسے طوفان بے تمیزی کے دور کرنے والے عظیم الشان نبی کا اگر اقرار نہ لیا جاتا تو کسقدر اندھیر مچتا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار لینا بڑا ہی پر حکمت تھا۔ خدا تعالے جانتا تھا کہ اصلی توحید اسی نبی کے ذریعہ ظاہر ہو۔ اسی لئے سب سے اقرار لیا۔

لیکن اس وقت جب وعدہ اور عہد کا رسول آیا سعادتمندون راستی کے فرزندون نے معًا اسکو قبول کرلیا۔ اور اس کا دعوے سنتے ہی بابی انت وامی کہکر ساتھ ہو لئے۔ ایک ازلی شقیون کا گروہ بھی تھا۔ جس نے اس وقت بھی نہ پہچانا اور جو ابتک بھی محروم ہین + یہہ آیتین کیا سبق دیتی ہین اور ان کی تہ مین وہ کیا ستر ہے جو مسلمانون کو تنبہ کرتا ہے وہین نے شروع مین بتایا ہے کہ اس طرح ابتدائے زمان اصلاح سے لیکر آج تک مسیح موعود کی بھی پیشگوئی ہوتی چلی آئی ہے اور ہر ایک نبی اور اکابر امت اپنے اپنے وقت کے لوگون کو اس عظیم الشان انسان کی بعثت کی خبر دیتا آیا ہے اور سلام کہتا آیا ہے + اصل یہ ہے کہ مسیح موعود کی آمد اور بعثت بھی دراصل اسی ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد ہے۔ مگر دوسرے رنگ مین اور مسیح موعود بھی ایک عظیم الشان فتنہ کو فرو کرنے کے لیے آنے والا تھا۔ اس لئے اسی طرح اس کی بشارت ہمیشہ ملتی آئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کیف

انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم

+ وہ ساری امت کے مرسلون راستبازون سے اقرار لیتا ہے کہ جب وہ آئے تو اس کی نصرۃ کیجیو۔ اس سے اندازہ کرکے دکھایا کہ مسیح موعود کا کتنا بڑا درجہ ہے۔ یہ مبالغہ نہین۔ یہ نری لفاظی نہین۔ اس کو مبالغہ کہنا گناہ ہے اللہ تعالے اور اس کے نبی کا کام اور کلام بلا وجہ نہین ہوسکتا۔ اللہ تعالے خوب جانتا تھا۔ کہ مسیح موعود کی بعثت بھی اسی حالت مین ہوگی جب عظیم الشان دجل اور فتنہ صلیب کے پیرؤن کا برپا ہوگا۔ اور حقیقی خدا کی عبادت اور پرستش کا نام و نشان مٹ چکا ہوگا + اب کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ کتاب اور حکمت بگڑ نہ گئی تھی۔ اسوقت وہی حالت ہو چکی تھی۔ ابن مریم کی خدائی تسلیم کرانے مین ہر امر کو روا رکھا گیا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ کا نام تک نہین رہا تھا۔ اور یہ خدا کا موعود ثریا پر سے ایمان لیکر آیا ہے۔ پس اسوقت ہر ایک کا فرض ہے کہ اس پر ایمان لائے اور اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑا ہو + جن لوگون نے خدا کے فضل سے اس کی شناخت کی توفیق پائی ہے وہ اپنے پاکیزہ چال چلن اور اعمال صالحہ سے اسکی نصرت کرین۔ اور ہر طرح سے اس کی تائید کے لئے طیار ہو جائین۔ اللہ تعالے ہماری جماعت کو توفیق دے کہ وہ اس موعود کی بعثت کو پورے کرنے والی ثابت ہو۔ آمین +

طاعون کے متعلق ایک تازہ الہام

طاعون کے متعلق ایک یہ الہام ہے۔ **قلنا**

یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی.

اس الہام کے متعلق جہان تک میری رائے ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام شہرون اور دیہات کے متعلق نہین اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے۔ غالبًا یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہرون مین جن کی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینون تک طاعون نہ رہے۔ اور پھر جہان خداوند قدیر چاہے۔ پھر پھوٹ پڑے۔ اور یہ بکلی بند نہین ہوگی۔ جبتک وہ ارادہ بکمال و تمام پورا نہ ہو جائے۔ جو آسمان پر قرار پایا ہے۔ اور ضرور ہے کہ زمین اپنے مواد نکالتی رہے۔ جب تک کہ خدا کا ارادہ اپنے کمال کو پہنچے +

خاکسار غلام احمد

اعتذار

خاکسار ایڈیٹر الحکم بغرض پیروی مقدمہ عدالت العالیہ چیف کورٹ پنجاب مین گیا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ۲۴۔ اپریل کا الحکم اپنے وقت پر شایع ہونے کی بجائے ایک ہفتہ بعد شایع ہوتا ہے + میری اتنی اطلاع ہی اس توقف کے لئے کافی عذر سمجھی جاوے گی + (انشاء اللہ العزیز)

تازہ الہام

۱۸۔ اپریل کی شام کو حضرت حجت اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب میری نظر کے سامنے سے پھر گئے۔ پھر یہ لفظ الہام ہوا۔

ساخبرہ فی آخر الوقت انک لست علی الحق

البشرٰے کی درخواستین درج رجسٹر ہو رہی ہین + اس وقت درخواستون کی رفتار کسیقدر سست ہے جو تیز ہونی چاہیئے +

بیعت

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۔ وَانْتَهٰى أَمْرُ الزَّمَانِ إِلَيْنَا ۔ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی - کچھ عرصہ سے ہفتہ کالم بیعت کو محض اس وجہ سے کہ ایک ہفتہ کے مبائعین کے نام کالم بیعت میں سما نہ سکتے تھے ہم نے ملتوی کر دیا تھا جس پر ہمارے مخالفوں کو یہ کہنے کا حوصلہ ہوا کہ اب کوئی حضرت اقدس کی بیعت میں داخل نہیں ہوتا لہٰذا ہم بغرض اتمام حجت کرنے کے غرض سے آج سے پھر ہم اس سلسلہ کو شروع کرتے ہیں آئندہ انشاء اللہ اسی طرح جیسے پہلے الحکم میں مسلسل طبع ہوتا رہا ہے جاری رہے گا۔ ایڈیٹر۔

نمبر شمار	نام مبائعین مع پتہ	مقام
۱	ماسٹر مولوی آل نبی صاحب	چندوسی مراد آباد
۲	سید جماعت علی صاحب پوسٹ ماسٹر	״
۳	مولوی محمد صادق صاحب مدرس مدرسہ	״
۴	طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی	״
۵	قاضی رحمت اللہ صاحب (دیادی پور)	کپورتھلہ
۶	قادر بخش صاحب (حجانی)	
۷	نور احمد صاحب لودی ننگل)	امرتسر گورداسپور
۸	عبد الخالق صاحب ״	
۹	حکیم حبیب اللہ صاحب ״	
۱۰	سید ارادت حسین صاحب (مونگیر بہار)	گجرہ
۱۱	غلام محمد صاحب	گوجرانوالہ
۱۲	حسن بی بی زوجہ مستری محمد سعید صاحب۔ ورک شاپ	راولپنڈی
۱۳	سیدہ بی بی زوجہ خواجہ احمد صاحب کوٹلی شاہ گجرات پاڑیانوالی	
۱۴	غلام علی صاحب قلعہ دیوانسنگھ گوجرانوالہ	کے پہلے
۱۵	چوہڑ صاحب کشمیری ״	
۱۶	میاں عمر صاحب ״	
۱۷	میاں بڈھا صاحب ״	
۱۸	فیروز الدین صاحب ״	
۱۹	اللہ دتا صاحب ״	
۲۰	اللہ رکھی دختر غلام علی صاحب ״	
۲۱	ایمنہ بی بی ״ ״	
۲۲	کرم بی بی ״ ״	
۲۳	عالمہ بی بی ״ ״	
۲۴	عمر بی بی ״ ״	
۲۵	امام بی بی ״ ״	
۲۶	حسین صاحب ״	
۲۷	گھسیٹا صاحب چوکیدار ״	
۲۸	علم الدین صاحب ״	
۲۹	کرم علی صاحب ״	
۳۰	کریم بخش صاحب ״	
۳۱	زینب بی بی دختر غلام محی الدین صاحب کوٹ خان پنڈدادنخان	

نمبر شمار	نام پتہ مقام وغیرہ
۳۲	اکبر شاہ خان صاحب - نجیب آباد -
۳۳	چودھری فضل احمد صاحب ورایخ لمید وار ضلعدار نہر جہلم ڈاک خانہ پھلووال -
۳۴	جھنڈو صاحب منشی بھوئی وال امرتسر
۳۵	نبی بخش صاحب ״ ״
۳۶	منشی خدا بخش صاحب برانچ نمبر ۲۹۵ جھنگ
۳۷	مولوی عبد الحمید صاحب - ہنگو - کوہاٹ
۳۸	شیر محمد صاحب بستی محمد کلانہ - جھنگ
۳۹	خدا بخش خاں صاحب نائب مدرس رعیہ سیالکوٹ چک جگت رائے پسرور
۴۰	پٹھانا صاحب - بستی وریام کملانہ - جھنگ
۴۱	صلابت صاحب ״ ״
۴۲	حسین بخش صاحب جمعدار سٹیشن ״
۴۳	شیخ نور محمد صاحب تحصیلدار ضلع ہونی علاقہ نظام الملک
۴۴	محبوب علی صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جی آئی پی ریلوے جبلپور -
۴۵	حکیم محمد ابراہیم صاحب شیدا مونگیر محلہ دلاور پوری شیدا مونگیر
۴۶	محمد سعید الحسن صاحب مختار نواب سرائے مونگیر
۴۷	سید عبد الفلاح صاحب ابن مولوی میر طالب علی صاحب گوداوری نرساپور معلم حلیہ
۴۸	عبد الستار صاحب - دیناپور صبہ
۴۹	سید فتح حسین صاحب سیالکوٹ -
۵۰	ولی محمد (رتہ معماران سیالکوٹ
۵۱	کریم بخش صاحب معمار محلہ شاہ گراہ علی اٹاوہ
۵۲	مراد بخش صاحب ״ حکیم محمد یوسف صاحب ״
۵۴	محمد عبد اللہ صاحب متعلم انجینر کلاس لاہور -
۵۵	عباس خان صاحب نائک پلٹن ۱۲ کمپنی ۲ چھاونی متعینہ سروے پارٹی نمبر ۱۵ کیمپ میانمیر -
۵۶	عبد الرحیم صاحب لیس نائک گائڈ پلٹن ہوتی مردان حال متعینہ سروے پارٹی ۱۵ کیمپ میانمیر
۵۷	محمد اکبر صاحب درویش مسجد گوجرانوالہ
۵۸	سید محمد تقی صاحب قصبہ ماچھی واڑہ - لودھیانہ
۵۹	شیخ غلام محمد صاحب ״ محلہ ملا خان ״
۶۰	غلام موسیٰ صاحب مدرس مدرسہ صدر نو شہرہ چھاونی
۶۱	عبد الحق صاحب کلرک ہیڈ آفس پسرور -
۶۲	امیرن بی بی زوجہ رمضان علی صاحب الہ آباد محلہ کڑہ
۶۳	اللہ دتا صاحب - لوڑیکی - سیالکوٹ
۶۴	محبوب عالم صاحب نائب مدرس مدرسہ من ماجرہ
۶۵	ابراہیم صاحب - گجرات
۶۶	احمد الدین صاحب
۶۷	الٰہی بخش صاحب - نواں محلہ - جہلم
۶۸	مسماۃ بیگم زوجہ الٰہی بخش صاحب ״

نمبر شمار	نام پتہ مقام وغیرہ
۶۹	برہان بخش صاحب نمبردار قرد و زد وال - گوجرانوالہ
۷۰	اللہ دتا صاحب موچی بازار موچیاں راولپنڈی
۷۱	دین محمد صاحب - کرمل - مین پوری
۷۲	امیر بخش صاحب (محلہ چابک سواران - لاہور
۷۳	فیروز الدین صاحب - کوٹلی فقیر چند
۷۴	محمد صدیق صاحب ״
۷۵	غلام محی الدین صاحب - اکبری دروازہ لاہور
۷۶	محمد حسن خانصاحب - نونہی کشمیر - اسلام آباد
۷۷	مولوی غلام رسول صاحب گولیکی - گجرات
۷۸	برکت بی بی ہمشیر سلطان محمد خان - ہوشیارپور
۷۹	فتح الدین صاحب محلہ رتہ سیالکوٹ
۸۰	منشی رحیم بخش صاحب عرضی نویس رعیہ ״
۸۱	عائشہ بی بی - امرتسر
۸۲	نظیر النساء بی بی - مونگیر - گجرہ
۸۳	غلام محمد خانصاحب - ایچگن - لودیانہ
۸۴	مریم بی بی ״ ״
۸۵	عبد الحکیم صاحب - ملتان چھاونی
۸۶	اہلیہ سید جلال شاہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ بربرا ملک افریقہ
۸۷	فتح علی صاحب ملک پور - گجرات
۸۸	دین محمد صاحب - کرمل مین پوری
۸۹	منشی عمر الدین صاحب مدرس - دیدارسنگھ - گوجرانوالہ
۹۰	مولا بخش صاحب رفوگر لاہور رچھو والی
۹۱	محمد زکریا صاحب سنور - پٹیالہ
۹۲	حافظ کریم بخش صاحب عمر الدین صاحب
۹۴	اللہ داد حجام -
۹۵	عبد الکریم صاحب - گوجرانوالہ
۹۶	چودھری سکندر صاحب - رجوعہ - گجرات پھالیہ
۹۷	خدا بخش صاحب ״ حسن محمد صاحب ״ غلام محمد صاحب ״ خان محمد صاحب ״ خنجر صاحب فضل الدین صاحب ״ خوشی محمد صاحب ״ شاہ محمد صاحب ״ سلطان صاحب ״ دین محمد صاحب ״ عمر صاحب ״ امام الدین صاحب ״ فتح بی بی زوجہ محمد یار صاحب ״ ״ ״
۱۱۰	کریم الدین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ساہیوال شاہ پور
۱۱۱	غلام نبی صاحب امام مسجد بریکی کوٹ - گوجرانوالہ حافظ آباد
۱۱۲	محمد علی صاحب گجرات اصل سیالکوٹ -
۱۱۳	محمد اسمعیل صاحب وثیقہ نویس لودھیانہ
۱۱۴	سیف الدین صاحب - میرٹھ قدیم سیالکوٹ
۱۱۵	برکت علی صاحب - چھاونی میرٹھ -
۱۱۶	علم الدین صاحب - ڈھولن - سیالکوٹ - ظفروال
۱۱۷	قطب الدین صاحب - سیالکوٹ
۱۱۸	حکیم یوسف علی صاحب مینیجر صبح صادق پریس اٹاوہ
۱۱۹	عبد الستار صاحب درہ خیل
۱۲۰	حبیب الرحمٰن صاحب ״ عنایت اللہ صاحب ״ عثمان صاحب ״ خلیل الرحمٰن صاحب ״ اسعد صاحب ״ عبد الرحمٰن صاحب ״ تقی اللہ صاحب ״ غلام محمد صاحب نور الدین صاحب ״
۱۲۸	

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے چھپکر شائع ہوا۔